بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَفَوقَ کُلِّ ذِی عِلمٍ عَلِیمٌ (یوسف:۷۶)

اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے

مسعودِ ملتؒ

اور

امام احمد رضا ۱۹۹۳ء

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (علیگ)

ادارہ مسعودیہ ۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء

مسعودِ ملّت

اور

امام احمد رضا

(۱۹۹۳ء)

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (علیگ)

☆☆

ادارۂ مسعودیہ، کراچی

۶/۲، ۵۔ای۔، ناظم آباد، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

(۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۶ء)

Marfat.com

نام کتاب	....	مسعودِ ملّت اور امام احمد رضا
تحریر	....	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (علیگ)
پیش لفظ	....	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
اشاعت	....	اوّل
طباعت	....	۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء
طابع	....	حاجی محمد الیاس مسعودی
مطبع	....	برکت پریس، کراچی
تعداد	....	ایک ہزار
ناشر	....	ادارۂ مسعودیہ، کراچی
ہدیہ	....	

☆☆

ملنے کے پتے

۱......ادارۂ مسعودیہ، ۲/۵،۶۔ای، ناظم آباد، کراچی۔فون: ۶۶۱۴۷۴۷

۲......ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، محمد بن قاسم روڈ آف ایم۔اے۔جناح روڈ، کراچی فون ۲۲۱۳۹۷۳

۳......ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اُردو بازار، کراچی۔فون ۲۶۳۰۴۱۱

۴......فرید بک اسٹال، ۳۸۔اُردو بازار، لاہور فون ۷۳۱۲۱۷۳۔۷۲۲۴۸۹۹

۵......الرضا اسلامک اکیڈمی، ۱۰۴۔محلّہ جسولی، بریلی شریف (یو۔پی، بھارت)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

☆

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

ہیں گلستان ادب کی اک بہار بے خزاں
فکر و فن کی شان و شوکت حضرت مسعود ہیں
(مہجور)

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی زید مجدہٗ کی شخصیت پاک و ہند کے مذہبی و علمی اور ادبی حلقوں میں جانی پہچانی ہے...... آپ رضا اکیڈمی (اسٹاک پورٹ، برطانیہ) کے لیے ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہے ہیں...... یہ اکیڈمی حاجی محمد الیاس قادری کشمیری کی مساعی جمیلہ سے یورپ میں گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہے ...

عزیزی صاحب کو حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے مفتی اعظم ہند علامہ محمد مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ سے نسبت ارادت کے علاوہ

Marfat.com

ان کی صحبت و خدمت کا شرف حاصل رہا، جس کے سبب خانوادۂ رضا کو نہایت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور یہی قرب علمی و ادبی ذوق کے پروان چڑھنے کا وسیلہ بنا...... آپ کو نہ صرف امام احمد رضا بلکہ ان سے نسبت رکھنے والی ہر شے اور شخصیت سے والہانہ لگاؤ ہے، پیش نظر مقالہ بھی اسی لگاؤ کا ثمر ہے...... چنانچہ موصوف خود لکھتے ہیں:

''امام احمد رضا پوری دنیائے سنیت کے محسن ہیں، ملت اسلامیہ کے محسن ہیں تو اس عظیم محسن امام احمد رضا کے کارناموں کو مشرق و مغرب میں عام کرنے، مدرسہ و خانقاہ سے لے کر دانش کدوں اور یونیورسٹیوں میں متعارف کرانے والے، غیروں سے اس کی عظمت تسلیم کرانے والے، مسعود ملت کو بھی ہمیں اپنا محسن تسلیم کرنا ہوگا...... ان کی عظمتوں کو سلام کرنا ہوگا...... ان کے کارناموں کا اعتراف کرنا ہوگا...... رضائے امام احمد رضا، بے شک رضائے مصطفیٰ ہے اور رضائے مصطفیٰ ہی رضائے خدا ہے لہٰذا رضائے رضا سے لے کر رضائے خدا تک کی خاطر...... رضائے مسعود کو بھی حاصل کرنا ہوگا'' (قلمی مسودہ، ص ۲)

فاضل مرتب ۱۹۹۳ء میں پاکستان آئے تو حضرت مسعود ملت کے کتب خانہ میں ایک دن بغرض مطالعہ قیام کیا، اسی دوران حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے زیر نظر مقالہ مرتب کیا، جس میں ۱۹۷۰ء سے ۱۹۹۳ء تک کے اس کام کا سرسری جائزہ پیش کیا ہے جو حضرت مسعود ملت نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے کیا، جبکہ شروع میں امام احمد رضا اور حضرت مسعود ملت کا مختصراً تعارف بھی شامل ہے...... یہ مقالہ آئینۂ رضویات (مرتبہ، محمد عبدالستار طاہر، ناشر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء) جلد دوم میں شائع ہوا تھا اب اسے الگ کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے...... فاضل موصوف اس سے قبل ایک اور مقالہ ''مسعود ملت کی نثر نگاری''

Marfat.com

تحریر کر چکے ہیں جو ادارۂ مسعودیہ نے کراچی سے شائع کیا

جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف (بھارت) کے استاد علامہ ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی زید مجدہٗ نے ۱۹۹۷ء میں بہار یونیورسٹی (بہار، بھارت) سے حضرت مسعود ملت کی علمی خدمات کے اعتراف میں درج ذیل عنوان سے پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ لکھا: ''پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، حیات، علمی اور ادبی خدمات'' اس مقالے میں حضرت مسعود ملت کے تمام علمی کام کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے لہٰذا جو اہل ذوق ۱۹۷۰ء سے قبل یا ۱۹۹۳ء کے بعد کی علمی خدمات اور نگارشات سے آگاہی چاہیں تو اس کا مطالعہ فرمائیں...... (یہ مقالہ کراچی سے ضیاء الاسلام پبلی کیشنز نے ۲۰۰۲ء میں شائع کیا جو کہ بڑے سائز کے ۹۳۸ صفحات پر ہے) آپ نے مقالہ، ڈاکٹریٹ میں بھی ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی صاحب سے بھرپور تعاون کیا اور ان کی رہنمائی کی۔ صوفی عبدالستار طاہر مسعودی نے حضرت مسعود ملت کے امام احمد رضا پر کیے گئے کام کا جائزہ بعنوان ''امام احمد رضا مطلع تاریخ پر'' (۱۹۶۹ء تا ۲۰۰۲ء) مرتب کیا جسے ۲۰۰۴ء میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے ''آئینہ رضویات'' جلد چہارم کے نام سے شائع کیا اسی طرح امام احمد رضا پر کام کے سلسلے میں جن حضرات کی راہنمائی کی ان کے نام لکھے گئے خطوط کی ایک ضخیم جلد ''مکتوبات مسعودی'' کے نام سے شائع ہو چکی جبکہ اس ضمن میں جن حضرات کے خطوط موصول ہوئے ان خطوط کا مجموعہ بھی عنقریب شائع ہونے والا ہے......

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی کو تحریر و استدلال کا طریقہ آتا ہے، ان کی متعدد تصانیف پاک و ہند سے شائع ہو چکی ہیں، آپ نے امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے ۱۹۹۴ء میں روہیل کھنڈ یونیورسٹی (بریلی شریف، بھارت) سے درج ذیل عنوان پر پی۔ ایچ۔ ڈی کیا ہے: ''اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی''

افکار امام احمد رضا کے ابلاغ کی غرض سے بریلی شریف میں ''الرضا اسلامک

Marfat.com

اکیڈمی' قایم کی، برطانیہ سے شائع ہونے والے ماہنامہ اسلامک ٹائمز کے اردو سیکشن کے لیے ہندوستان سے نمائندہ ہیں، علمی و ادبی اور مذہبی نگارشات پاک و ہند کے رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں جو کہ ان کی امام احمد رضا علیہ الرحمۃ سے محبت وعقیدت کا مظہر ہیں......

احقر

اقبال احمد اختر القادری غفرلہٗ

L-317/5-B-2، نارتھ کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۶؍صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

۱۷؍مارچ ۲۰۰۶ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی

☆

مسعودِ ملت ـــــ عزت مآب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری (سابق ایڈیشنل سیکرٹری تعلیمات، حکومتِ سندھ) ریٹائرڈ پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج اینڈ پوسٹ گریجویٹ اسٹڈیز سنٹر، سکھر (سندھ/ پاکستان) نے یوں تو شعر و ادب، تنقید، تاریخ، مذہب، تصوف، اور سوانح حیات وغیرہ کے میدان میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں اور علم و تحقیق کے وہ موتی لٹائے ہیں کہ لوح و قرطاس سے لے کر ذہن و فکر اور علم و دانش کے جہان میں تب و تاب برپا ہے ـــــ لیکن اس عظیم اسکالر اور قلمکار نے رضویات پر تنہا جو کام انجام دے دیا ہے اور ابھی جس کارِ حسین کا پاکیزہ سفر جاری ہے ـــــ وہ کام عہدِ امام احمد رضا سے لے کر اب تک تمام دنیائے رضویت انجام نہیں دے سکی ہے اور نہ ہی اس راستے کا ایسا کوئی باہمت اور پُر خلوص راہی نظر آتا ہے، جو پروفیسر محمد مسعود احمد جیسے عزم و استقامت اور لگن کے ساتھ منزل کی سمت رواں دواں ہو۔

پروفیسر مسعود راہِ رضا اور منزلِ رضا کا ایسا مقدس رحیل ہے جو مسافر بھی ہے اور رہبر بھی ہے اور اس راہ پر چلنے کے لیے اس راہبر کی رہنمائی ناگزیر ہوگئی ہے، اس لیے کہ اس راہ پر اس کی رہبری و رہنمائی معتبر ہوگئی ہے ـــــ

پروفیسر محمد مسعود احمد کی راہ روی ـــــ ان کے عزم و استقامت اور ان کے خلوص و لگن کو سلام!

Marfat.com

پروفیسر محمد مسعود احمد کی اس راہ پر رہبری ____ ان کی معتبر رہبری کو سلام! کہ اس نے بڑی برکتوں والے امام ____ عظیم البرکت، اعلیٰ حضرت ____ ۱۴ رویں صدی کے مجدد دین و ملت ____ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے علم و فضل، اصلاحی و تجدیدی کارناموں ____ عرفان و آگہی، سیاسی بصیرت ____ مومنانہ شان ____ اور عشق نبوی کے خلوص اور عظمت کو اس طرح عام کردیا ____ اُن کی روشنی، اُن کی خوشبو، اُن کے جمال کو اس طرح لٹایا اور تقسیم کرتا چلا جارہا ہے کہ معاندین و مخالفین کی برپا کی ہوئی تیرگی اور تعفن کالے کوسوں چلے گئے اور اب ہر سمت نامِ رضا کی دھوم ہے کام رضا کی دھوم ہے ____ ذہن میں رضا بس گئے ہیں، دل میں گھر کر گئے ہیں۔ نظر میں سما گئے ہیں۔ اور فکر میں ضیاء بکھیر رہے ہیں ____

آج کا دور ____ رضا کا دور ہے ____ مشرق و مغرب میں ان کے دور کا آغاز ہوگیا ہے۔ ہم تمامی اہلِ سنت خصوصاً رضوی صاحبان اس مسعود و مبارک ذات ____ مسعودِ ملت ____ پروفیسر محمد مسعود احمد کا اس ضمن میں جس قدر بھی شکریہ ادا کریں، کم ہے۔

امام احمد رضا ____ پوری دُنیائے سنیت کے محسن ہیں، ملتِ اسلامیہ کے محسن ہیں تو اس عظیم محسن امام احمد رضا کے کارناموں کو مشرق و مغرب میں عام کرنے والے ____ مدرسہ و خانقاہ سے لے کر دانش کدوں اور یونیورسٹیوں میں متعارف کرانے والے، غیروں سے اس کی عظمت تسلیم کرانے والے ____ مسعودِ ملت کو بھی ہمیں اپنا محسن تسلیم کرنا ہوگا ____ ان کی عظمتوں کو سلام کرنا ہوگا ____ ان کے کارناموں کا اعتراف کرنا ہوگا۔

رضائے امام احمد رضا، بیشک رضائے مصطفیٰ ﷺ ہے اور رضائے مصطفیٰ ﷺ ہی رضائے خدا ہے ____ لہٰذا رضائے رضا سے لے کر رضائے خدا تک کی

Marfat.com

خاطر ـــــ رضائے مسعود کو بھی حاصل کرنا ہوگا ـــــ اور رضائے مسعود یہی ہے کہ کارِ مسعود کو سراہا جائے، کارِ مسعود کا کھلے دل سے اعتراف کیا جائے ـــــ کارِ مسعود سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے، تاکہ مسعودِ ملت کو اس طرح ہدیۂ تشکر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ امام احمد رضا کی عظمت ومحبت دلوں میں اور گھر کرتی چلی جائے ـــــ

☆ ـــــ فقیر عزیزی نے یہی سوچ کر عاشقِ رسول امام احمد رضا کے عاشق وشیدا ـــــ اور محقق ـــــ مسعودِ ملت کی بارگاہ میں تشکر ونیاز کیشی کا نذرانہ پیش کرنا اپنا فرضِ عزیزیت ورضویت اور اخلاقی وملی فریضہ سمجھا اور یہ مقالہ مرتب کیا ـــــ

اندازِ بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

گو قلم میں توانائی اور طرز میں وہ تب وتاب نہیں، تاہم چند جملے لکھ کر خوشی محسوس کرتا ہوں کہ مسعودِ ملت، ماہرِ رضویات، سعادتِ لوح وقلم کا شکریہ ادا نہ کر پانے کے باوجود بے بضاعتی اور ناتوانی کا اعتراف کرتے ہوئے عظمت مسعود کو سلام تو کر رہا ہوں اور اسی بہانے مسعودِ ملت کی عظمت کی تسلیم کے توسط سے عظمت رضا تسلیم کرتے ہوئے رضا کی عظمت کو سلام کر رہا ہوں۔

خلیفہ مفتی اعظم سید ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ ـــــ خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند بریلوی نے کس قدر پیاری اور سچی بات کہہ دی ہے پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ کے لیے!

(۱) ''اعلیٰ حضرت کی روحِ مقدسہ آپ سے کس قدر خوش ہے، اس کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا۔ کاش اس خوشی کا کروڑواں

Marfat.com

حصہ مجھے مل جائے تو میرے لیے بہت ہے۔"(۱)

(ب)۔"اللہ تعالیٰ آپ کے درجات میں بلندی عطا فرمائے، دنیائے رضویت پر آپ کی خدمات و احسانات کا بدلہ اگر پوری دنیائے رضویت بھی ادا کرنا چاہے تو ناممکن ہے۔" (۲)

بدلہ تو اللہ دے گا، آج بھی دے رہا ہے، عاشقِ رضا سے روحِ رضا بھی مسرور ہے اور ابوالسرور مسعودِ ملت پر رضا کے محبوب ـــــ محبوبِ خدا ـــــ سرکارِ مصطفیٰ کا بھی کرم ہے ـــــ احسان کا بدلہ میں کیا، ہم سب نہ اتار سکیں گے۔ ہاں مسعودِ ملت کو سلام تو کریں ـــــ شکریہ تو ادا کریں ـــــ اور اس طرح روحِ اعلیٰ حضرت کو خوش کر کے اپنے لئے راحت و مسرت کا سامان کریں۔

خدائے لم یزل بطفیل ماہِ مبین صبح ازل صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ ماہر رضویات ـــــ سعادت لوح و قلم، ادیب و مصنف، نقاد و مورخ، قلمکار و فنکار، محقق و دانشور، عظیم اسکالر، عالم و فاضل صاحبِ سجادہ و صاحبِ سلسلہ، پیکر خلوص و اخلاق ـــــ عزت مآب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری مدظلہ العالی کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ تمام تر تب و تاب اور توانائی کے ساتھ ـــــ گھر بھر کی سلامتی کے ساتھ ـــــ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابانی کے ساتھ ـــــ کارِ رضا کی مزید جولانی کے ساتھ ـــــ مولائے قدیر ابوالسرور کو مسرور رکھے ـــــ ان کی نگاہوں کے نور صاحبزادہ مسرور کو مسرور رکھے ـــــ اور ان کا قلم حق رقم نور و نکہت کی سطور لکھتا رہے، حسن کے باب اور عشق کی کتاب لکھتا رہے ـــــ

آمین! آمین!!

بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰت والسلام۔

---

(۱)۔(۲) صاحب فیض رضا مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۱۹۹۴ء، ص ۲۷

Marfat.com

فقیر نے اس مقالہ کا عنوان ''مسعودِ ملت اور امام احمد رضا'' یہی سوچ کر رکھا تھا کہ یہ مسعودِ ملت کے کارِ رضا سے متعلق ہے۔ نام تجویز کر لینے کے بعد سوچا اگر تاریخی نام رکھوں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر سوچا لاؤ پہلے اسی نام کے اعداد جوڑ لوں کہ کتنے بنتے ہیں۔ اعداد جوڑے تو بنے ۱۹۹۳ء پہ آپ تاریخی نام بن گیا۔ یقیناً یہ اعلیٰ حضرت کی کرامت ہے اور یہ نام بغیر سوچے سمجھے تاریخی بن جانا ثابت کرتا ہے کہ روحِ اعلیٰ حضرت مسعودِ ملت سے بہت خوش ہے۔ تبھی تو ابوالمسرور مسعودِ ملت پر لکھنے والے عبدالنعیم عزیزی پر یہ کرم ہوا۔

رضا کے محبوب، رضا کے آقا، رب کے محبوب، سارے جگ کے محبوب اور کونین کے آقا۔ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ____ امامِ اہلِ سنت پر لاکھوں سلام۔ مسعودِ ملت پر لاکھوں سلام

عبدالنعیم عزیزی (علیگ)

(۱۰۴، جسولی، بریلی شریف)

(بھارت)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسعودِ ملّت

☆

مسعودِ ملّت ____ وہ مبارک و مسعود وجود ہے جس کے دنیائے رضویت میں ورودِ مسعود سے تازہ بہار آ گئی ____ اور جس کا وجود ملّتِ اسلامیہ یعنی جماعت اہلِ سنّت کے لیے ایک نعمتِ عظمیٰ ہے ایک روشنی ہے ____ اس مبارک و مسعود شخصیّت نے، اس مسعودِ ملّت نے دین و ملّت کے مجدّد ____ قوم و ملّت کے عظیم محسن ____ زمانے کی روشنی ____ نسلوں اور شریعت کی فصلوں کو مہکانے والے ____ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ کی شخصیّت اور ان کے دینی، تجدیدی، اصلاحی، علمی، ادبی، سماجی، سیاسی اور دیگر قومی و ملّی و تقدیسی کارناموں کو اجاگر کر کے ہندوسندھ سے لے کر تمام عالمِ اسلام اور یورپ و آسٹریلیا اور افریقہ و امریکہ کے کلیات و جامعات اور لائبریریوں میں اس طرح پہنچا دیا کہ اس سورج کی شعاعوں کا راستہ روکنے والے تمام مخالفین و معاندین اور ابنِ عبدالوہاب کی پوری ذرّیت ماتم کناں ہے۔

مسعودِ ملّت نے سیہ بختوں کی پھیلائی ہوئی تیرگی کافور کر دی۔ عیارانِ زمانہ کی

Marfat.com

سازشوں کے جال کاٹ دیئے، چال بازوں کی چال توڑ دی اور اپنے قلم سے فلک رضا کی تابانی اجاگر کر کے اپنوں کے دلوں میں اجالا پھیلا دیا اور دشمنانِ دین نے دشمنوں کو کلکِ رضا کی برق باری کا جلال دکھا کر خاکستر کر دیا۔ مسعودِ ملت نے رضا کے حق وصداقت کو اجاگر کر کے باطل کے طلسم کو توڑ دیا ____

مسعودِ ملت نے آنکھیں کھول دیں ____ امام احمد رضا پر لگائے گئے الزامات کو تار تار کر دیا۔ حضرتِ رضا کے گرد غلط فہمیوں کی چنی گئی دیوار کو ڈھادیا ____

آج ____ امام احمد رضا کے ساتھ کی گئی ناانصافیوں اور ظلم کو دنیا نے دیکھ لیا اور وہ جو کل تک مخالفینِ امام کے ہم نوا تھے، آج ان عیاروں اور ظالموں پر نفرین کر رہے ہیں اور امام احمد رضا کے لیے آفرین کے بول بولنے پر مجبور ہو گئے ہیں ____

قلمِ مسعودِ ملت نے یارانِ باطل کے پیروؤں کو انہی کی دراز زلفوں میں اس طرح اُلجھا دیا کہ صیاد خود اپنے دام میں آ گئے ____

مسعودِ ملت نے امام احمد رضا کے مختلف علوم وفنون اور کارناموں پر تقریباً بیس تحقیقی کتابیں اور چالیس سے زائد مضامین ومقالات رقم فرمائے ____ اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی میں بھی لکھ کر امام احمد رضا کی عبقریت، تبحر علمی، فقیہانہ ومحققانہ شان، تجدیدی واصلاحی آن بان، سیاسی اور مومنانہ بصیرت، علمیت، ادبیت، قیادت ____ سبھی کچھ آشکارا کر دیا اور ثابت کر دیا۔

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھادیئے ہیں

اور بتا دیا کہ رضا کی گلی کو سونی کرنے والو! ____ رضا کی گلی کبھی سونی نہیں ہوگی ____ رضا تو دھوم مچانے والا تھا ____ کل بھی رضا کی دھوم تھی ____ آج بھی رضا کی دھوم ہے اور سدا اس کی دھوم مچی رہے گی ____

Marfat.com

مسعودِ ملّت ـــــ امام احمد رضا کے جمال وکمال کے جلوؤں کا نظارا کرانے والا آئینہ ہے۔

مسعود ملت ـــــ رضا کے عشق و معرفت کے بربط کو مضراب قلم سے چھیڑ کر سرمدی نغمے سنوانے والے مطرب کا نام ہے۔

مسعود ملت ـــــ رضا کے علم و قلم کے گلشن کی بہاروں سے ہمکنار کرنے والے پاسبان وباغبان کا نام ہے۔

مسعودِ ملّت ـــــ گلِ رضا کی نکہتوں سے دل ونظر کو عطر بیزی بخشنے والے بادِ نسیم کا نام ہے۔

مسعودِ ملّت --- مہرِ رضا کی شعاعوں کو منعکس کرکے علم و معرفت کے قوس وقزح کا نظارہ کرانیوالے P r i s m کا نام ہے۔ یعنی مسعودِ ملّت ـــــ کہتے ہیں، عصرِ حاضر کے عظیم اسکالر ـــــ عظیم عارف قلمکار ومحقق ـــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری کو۔

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام احمد رضا

☆

چودھویں صدی ہجری کا وہ عظیم مجدد ____ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی

ولادت۔ ۱۰ر شوال المکرم، ۱۲۷۲ھ / ۱۴ر جون ۱۸۵۶ء

وصال۔ ۲۵ر صفر المظفر، ۱۳۴۰ھ / ۲۸ر اکتوبر ۱۹۲۱ء

☆ ____ جس کے نام سے باطل کل بھی لرزاں تھا اور آج بھی جس کے نام سے باطل کا جگر شق ہو جاتا ہے۔

☆ ____ جس کا نام عشقِ مصطفیٰ اور عقیدتِ اولیاء کی پہچان بن گیا ہے اور حق و باطل کے درمیان خطِ امتیاز کھینچتا ہے۔

☆ ____ جس کے شہر بریلی سے مذہب حق، مذہب اہلِ سنت متعارف ہے۔

☆ ____ جس نے نسلیں مہکا دیں ____ شریعت کی فصلیں لہلہا دیں طریقت وتصوف کے شہرستانوں میں جگمگاہٹیں بھر دیں ____ علم و دانش کی دنیا میں عظیم انقلاب برپا کر دیا۔ پچپاس سے زائد نقلی اور عقلی علوم وفنون پر ایک ہزار سے زیادہ کتب ورسائل عطا کیے۔

Marfat.com

☆ ـــــ جس کی ہر کتاب تحقیق کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا ہے۔اور جو ہر فن میں بذاتِ خود اپنا استاذ دکھائی پڑتا ہے۔تنہا اس کے یہاں علوم وفنون کے اتنے شعبے قائم ہیں کہ آج دنیا کی کسی بھی یونیورسٹی میں اتنے علوم وفنون رائج ہیں نہ اتنے شعبے قائم ہیں۔

☆ ـــــ کہ اب جس کے علم ودانش کا چراغ لوح وقرطاس سے گزر کر ذہن ودل کے شبستانوں میں جگمگا رہا ہے۔

☆ ـــــ جس کے قلم نے کبھی باطل کے جگر پر وہ نشتر لگایا کہ آج تک اس سے خون رس رہا ہے۔

☆ ـــــ جس کے قلم نے برق باری اختیار کر کے باطل کے نشیمن کو خاکستر کر کے رکھ دیا۔

☆ ـــــ جس نے شہر شہر، گھر گھر، قلب وجگر اور فکر ونظر میں عشقِ مصطفیٰ کی جوت جگادی۔

مگر اس نام اور کام والے، اس مجدد ومصلح، امام وپیشوا اور عظیم عبقری ومتبحر عالمِ دین کے لیے ہم نے کیا کیا؟ ـــــ اس کے وصال کے نصف صدی تک تو ہم نے اس کی طرف سے ایسی غفلت برتی کہ اعدائے دین اور اس کے حاسدین اس پر تہمتوں کے انبار لگاتے رہے اور ہم سب کچھ اس کان سے سن کر نکالتے رہے ـــــ اس کے نام کو ہم نے ضرور اچھالا مگر اپنا نام چمکانے کے لیے ـــــ مگر اس کے کام کو چھپائے رکھا ـــــ ہم اس کے اشعار تو پڑھتے رہے

کیوں رضاؔ آج گلی سونی ہے
اُٹھ مرے دھوم مچانے والے

Marfat.com

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم

جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

لیکن ____ ہم نے کوئی دھوم نہیں مچائی ____ رضا کے کشورِ علم کا ذکر تو کرتے رہے لیکن اس کے حدود اربعہ، اس کے پھیلاؤ ____ رضا کی فرماں روائی کی عظمت کو لوگوں پر آشکارا نہ کر سکے۔

مدیر المیزان نے المیزان کے ''امام احمد رضا نمبر'' میں جس قلق کا اظہار کیا ہے، اسے سنتے چلئے۔

''اگر ہم ان کی (امام احمد رضا) کی علمی و تحقیقی خدمات کو ان کی ۶۵ سالہ زندگی کے حساب سے جوڑیں تو ہر ۵ گھنٹے میں امام احمد رضا ایک کتاب ہمیں دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک متحرک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا جو کام تھا، امام احمد رضا نے تنِ تنہا انجام دے کر اپنی جامع و ہمہ صفت شخصیت کے زندہ نقوش چھوڑے۔ لیکن افسوس کہ اس ناقابلِ تردید حقیقت کا اعتراف کرنے والے اب تک اپنا حق نہ ادا کر سکے آج ہم سن عیسوی کے چھہترویں سال میں داخل ہو چکے ہیں اور امام احمد رضا کو پردہ فرمائے ۵۵ برس گزر گئے۔ ہمارا فرض تھا کہ ہم اپنے محبوب قائد کے علمی کارناموں سے دنیا بالخصوص عالمِ اسلام کو متعارف کراتے، تحقیقات و تصنیفات کے جواہر پارے بکھیر دیتے۔ افسوس کہ امام احمد رضا کی بارگاہ میں ہم ۵۵ برس کے بعد ۵۵ کتابیں بھی نہ پیش کر سکے۔ اب تک جو کچھ لکھا وہ چند اوراق سے زیادہ نہیں۔ اگرچہ بعض حضرات نے جزوی کوششیں کیں، لیکن وہ تحقیقی و سوانحی معیار کے مطابق نہیں۔ زندہ قوم کی یہ

Marfat.com

ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے اسلاف کی خدمات اور قربانیوں کو اجاگر کرے اور ان کی شہرت کو چار چاند لگائے، مگر اُجاگر کرنا تو بڑی بات، امام احمد رضا کو اب تک صحیح انداز میں پیش بھی نہ کر سکے۔ ابنِ عبدالوہاب سے لے کر ابوالاعلیٰ مودودی تک جتنے قابلِ ذکر مخالفین ہیں سب کی سوانح حیات پر بے شمار کتابیں ان کے اپنوں نے لکھیں اور احسان مندی کا ثبوت دیا۔ یہ تلخ حقیقت تسلیم کیجئے کہ امام احمد رضا کا علمی حلقوں میں اب تک صحیح تعارف نہ کرایا جاسکا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ تو امام احمد رضا کو جانتا بھی نہیں۔ امام احمد رضا کے گیت ہمارے ہر اسٹیج پر گائے جاتے ہیں لیکن یہ دعویٰ کرنا مشکل ہوگا کہ امام احمد رضا تمام یونیورسٹیوں، کالجوں، دانش گاہوں اور لائبریریوں میں موجود ہیں۔" (۱)

امام احمد رضا کی حیات میں ان کی شاید دس فیصد کتابیں شائع ہوئی ہوں اور ان کے وصال کے بعد سے اب تک یعنی ۱۹۹۳ء تک صرف ان کی دوتہائی کتب ورسائل کی فہرست مرتب ہوسکی ہے ____ امام احمد رضا پر ۱۹۷۰ء تک جو کتابیں لکھی گئیں ان کا خاکہ المیزان کے امام احمد رضا نمبر، ص ۳۴۹ سے پیش ہے۔

۱ ____ حیاتِ اعلیٰ حضرت (مظہر المناقب) چار جلدوں میں، از خلیفۂ امام احمد رضا ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ ____ افسوس کہ اس کتاب کی اب تک صرف پہلی ہی جلد شائع ہو کر منظر عام پر آئی ہے، بقیہ تین جلدیں جن صاحب کے بھی پاس ہیں وہ جانے کس مصلحت کے تحت آج تک اسے زیورِ طبع سے آراستہ کر کے سامنے نہ لاسکے دیکھئے کب زیارت کا موقع نصیب ہوتا ہے۔

---

(۱) امام احمد رضا نمبر، ماہنامہ المیزان بمبئی ۱۹۷۶ء، ص ۶

Marfat.com

۲ـــــ الملفوظ (چار جلدوں میں) از مفتیِ اعظم ہند علامہ محمد مصطفٰی رضا خاں نوری

۳ـــــ مقالاتِ یومِ رضا (دو حصّوں میں) از عبد النبی کوکب

۴ـــــ سوانح اعلیٰ حضرت، از علامہ بدر الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ

۵ـــــ مجدد اسلام، از علامہ نسیم بستوی

۶ـــــ کراماتِ اعلیٰ حضرت، از صوفی اقبال احمد نوری بریلوی

۷ـــــ المجمل المعدد لتالیفاتِ المجدد ـ از، ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری

چند رسائل کے اعلیٰ حضرت نمبر:

۱ـــــ ماہنامہ اعلیٰ حضرت ، بریلی شریف ۱۹۶۲ء)

۲ـــــ ماہنامہ ترجمانِ اہلِ سنت ـ (کراچی ۱۹۷۰ء)

۳ـــــ ماہنامہ تجلیات ـ (ناگپور)

۴ـــــ ماہنامہ پاسبان ـ (الٰہ آباد)

۵ـــــ ماہنامہ عرفات ـ (لاہور)

۶ـــــ ماہنامہ فیضِ رضا ـ (لائل پور، فیصل آباد)

ایسا بھی نہیں کہ صرف سات عدد کتب ہی ۱۹۷۰ء تک لکھی گئی ہوں گی یا چھپ کر منظرِ عام پر آئی ہوں گی لیکن مدیر المیزان کی یہ بات ضرور سچ معلوم ہوتی ہے کہ

''افسوس کہ امام احمد رضا کی بارگاہ میں ہم ۵۵ برس کے بعد ۵۵ کتابیں بھی نہ پیش کر سکے۔ (امام احمد رضا نمبر، ماہنامہ المیزان)

چند دوسری کتابوں میں امام احمد رضا کا ذکر ضرور آیا ہے لیکن وہ پوری طور سے امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں پر مشتمل نہیں ہیں اور ان میں بھی بیشتر اپنوں کی نہیں ہیں ـ جیسے:

Marfat.com

۱۔ قاموس الکتب، جلد اوّل، از، مولوی عبدالحق

۲۔ نزہتہ الخواطر، جلد ہشتم، از، سیّد عبدالحیٔ لکھنوی

۳۔ اُردو انسائیکلو پیڈیا، از ڈاکٹر عبدالوحید

۴۔ تذکرہ علمائے اہلِ سنّت، از مولانا محمود احمد قادری

۵۔ تذکرہ علمائے ہند، از مولانا رحمان علی

۶۔ تذکرۂ نوری، از پروفیسر محمد ایوب قادری

۷۔ تاریخِ اسلام۔ جلد پنجم۔ از، ایس۔ ذاکر حسین ۔۔۔۔ وغیرہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے شہزادگان و خلفاء میں بیشتر اعلیٰ حضرت کے وصال کے ۲۵، ۳۰ سال کے اندر اندر پردہ فرما گئے اور ان ۲۵، ۳۰ سالوں میں ہند میں برپا ہونے والی بھانت بھانت کی اسلام اور مسلم دشمن مذہبی، سیاسی، سماجی و تعلیمی تحریکات سے نبرد آزمائی کے سبب ان حضرات کو اِس طرف توجہ دینے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ اعلیٰ حضرت کے فرزندِ اصغر حضور مفتیٔ اعظم علامہ محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت برہانِ ملّت علامہ برہان الحق جبل پوری (رحمۃ اللہ علیہم) نے ضرور لمبی عمریں پائیں اور وصالِ امام احمد رضا کے بعد ۶۰، ۶۲ برسوں تک حیات رہے۔ مگر ان حضرات کی جو ذمّہ داریاں اور جو دینی فرائض تھے، اس کو پورا کرنا بھی اہم تھا۔ لہٰذا یہ حضرات اس طرف متوجہ نہ ہو سکے۔ لیکن ان کے علاوہ جانے کتنے لوگ تھے جو بہت کچھ کر سکتے تھے ۔۔۔۔ تقسیمِ ہند اور اس کے بعد کئی سال تک نفسا نفسی اور افراتفری کا عالم رہا ۔۔۔۔ یہ دَور اطمینان کا دَور نہ تھا، تاہم تھوڑا بہت کام مبارک پور سے ہوا ۔۔۔۔ البتہ ۱۹۵۲ء سے لے کر ۱۹۶۸ء تک کوئی خاص کام اس سلسلے میں نہ ہوا۔

امام احمد رضا پر چند مضامین اپنے چند رسائل میں ضرور چھپتے رہے بس!

Marfat.com

لیکن رضا پر کام ہونا تھا، بھارت میں کم ،لیکن پاکستان میں بہت سے لوگ بے قرار تھے کہ سُورج کو خاک وڈھول کے طوفان میں چھپایا جا رہا ہے۔ گرد کے اس طوفان کو مٹا کر رضا پر لگائے گئے غیروں کے فرضی الزامات اور اتہام کے انبار کو گرا کر سورج کی تب وتاب اور توانائی سے اپنوں اور غیروں اور سارے زمانے کو واقف کرانا ہے اور اپنے جو ٹھٹھرے اور سکڑے ہوئے ہیں، اس مہر درخشاں کی توانائی سے انہیں حرارت بخش کر لائق عمل بنانا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ جمود ٹوٹا۔ حکیم ملت حضرت مولانا حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ نے اعلیٰ حضرت کے نام اور کام کی طرف سے اپنوں کی غفلت اور غیروں کی چالبازیوں کو محسوس کرتے ہوئے، رضا کے نام، رضا کے کام اور رضا کے سچے مشن ومسلک کو پھیلانے اور خصوصاً علم ودانش کے حلقوں میں پیش کرنے کی خاطر ـــــــ ''مرکزی مجلس رضا'' کی بنیاد ڈالی۔ اور ۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۵ء تک نام رضا اور کام رضا کی دھوم مچا دی۔ لاہور میں مرکزی مجلس رضا قائم ہوگئی تھی۔ اب ضرورت تھی کہ امام احمد رضا پر علمی، ادبی اور تحقیقی انداز میں لکھنے والے مہیا کئے جائیں ـــــ ایسے لکھنے والے جو امام کی کتابوں سے امام کی علمیت اور امام کی عبقریت کا بھی اندازہ کر سکیں اور امام کی کتابوں کو سمجھ کر معیاری انداز میں امام کے نام اور امام کے کام کو دانشور حلقہ میں پیش کر سکیں۔

جلوہ دکھانے والا آ ہی گیا:

آخر چند قلمکار ملے۔ انہی میں ایک ایسا بھی ملا کہ جس کا قلم ۱۴ برسوں سے چل رہا تھا، علم وادب کے گُل بوٹے کھلا رہا تھا۔ تحقیق کے جلوے دکھا رہا تھا۔ پھر کیا تھا، اسے توجہ دلائی گئی۔ جب اس نے امام احمد رضا کے کارناموں کی دلہن کے رخ سے پردہ اٹھایا تو عش عش کر اٹھا۔ ایسا جمال، ایسی نورانیت، پھر تو امام احمد رضا کے نام اور کام کا ایسا عاشق ہوا ـــــ اور اس عاشق رسول کے جمال وکمال کے جلووں کو

Marfat.com

لوگوں کے سامنے پیش کر کر کے انہیں بھی عاشق بناتا چلا گیا ____

آج زمانہ اسی عاشق ____ رضا کے حسن کا جلوہ دکھانے والے ____ ادیب و مصنّف اور محقق ودانشور سے خُوب خُوب واقف ہے۔ ایسا نہیں کہ کل اس کی شخصیت محتاجِ تعارف تھی، وہ کل بھی جانا پہچانا جاتا تھا، مگر اس کی جان پہچان اور اس کے مان واس کی آن بان کا جو عالم آج ہے، البتہ وہ کل نہیں تھا۔ عاشقِ رسول کے عشق نے اسے خوب خوب مہکا اور چمکا دیا۔

وہ مہکتی اور چمکتی ہوئی شخصیت ہے ____ ایک ڈاکٹر، پروفیسر، دانش ور، ایک اسکالر، ایک رائٹر، ایک عالمِ دین، سجادہ نشین جسے زمانہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے نام سے جانتا، پہچانتا اور مانتا ہے ____ عالی نسب، عالی خاندان، عالی ظرف، اعلیٰ تعلیم یافتہ، اعلیٰ دماغ، اعلیٰ اخلاق، اعلیٰ کردار ____ سب کچھ اعلیٰ ہی اعلیٰ ____ ان کو دیکھئے تو گلابوں کی یاد آئے، ان سے ملئے تو سحابوں کی یاد آئے ____ بات کرتے ہیں تو اَمرت رَس ٹپکاتے ہیں ____ کیا حُلیہ ہے! کیا نقشہ ہے! ____ اسلاف کا نمونہ!

کیا علم ہے، کیا قلم ہے ____ علم ایسا کہ ذہن وفکر سے لے کر دل کی دنیا نُور بار کر دیتے ہیں قلم ایسا کہ حقائق ومعارف کی دُنیا کی سیر کرائے ____ سینۂ قرطاس پر علم کے موتی لُٹائے ____

نور و نکہت وہ لکھے، حُسن کا وہ باب لکھے
وہ قلم جب بھی اُٹھے، عشق کی کتاب لکھے

(نعیم عزیزی)

Marfat.com

پروفیسر محمد مسعود احمد ـــــ ایک جھلک

نام ـــــ محمد مسعود احمد

والد ماجد ـــــ مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ ،شاہی امام جامع مسجد فتح پوری، دہلی۔

نسب ـــــ صدیقی

سن ومقام ولادت ـــــ ۱۹۳۰ء، دہلی (انڈیا)

تعلیم ـــــ فاضل اردو ،فاضل فارسی،فاضل درس نظامی وعلوم شرقیہ۔ایم۔اے گولڈ میڈلسٹ، پی ایچ ڈی

خلافت ـــــ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ۔ والدِ گرامی مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ سے بیعت وخلافت

☆ مفتی محمد محمود شاہ الوری علیہ الرحمۃ سے خلافت واجازت

سلسلۂ عالیہ قادریہ ـــــ پیر زین العابدین شاہ گیلانی سے خلافت واجازت

جانشین ـــــ صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

خلفاء ـــــ (۱) مولانا ڈاکٹر محمد سعید احمد سجادہ نشین خانقاہ عالیہ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ ،دہلی

(۲) مولانا مفتی محمد مکرم احمد ،شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتحپوری دہلی

(۳) مولانا جاوید اقبال مظہری ،کراچی

(۴) ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

اولادامجاد ـــــ ۳ صاحبزادیاں ،ایک صاحبزادے (صاحبزادہ محمد مسرور احمد)

Marfat.com

حج وزیارت ـــــ بمعہ اہلِ خانہ ۱۹۹۱ء

ریٹائرمنٹ ـــــ اپریل ۱۹۹۱ء پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے ۱۹۵۸ء سے بحیثیت لیکچرار اپنی سروس کا آغاز کیا تھا پھر وہ پروفیسر ہوئے' سولہ سال تک مختلف کالجوں میں پرنسپل رہے۔ چند ماہ تک سندھ سیکرٹریٹ میں ایڈیشنل سیکرٹری تعلیمات کی حیثیت سے فرائض منصبی ادا کئے اس موقع پر علامہ شمس بریلوی نے تاریخی شعر کہا

محترمی مسعود احمد کو ہو مبارک یہ منصب والا

تم ہی تاریخ منصب نو کی شمس کہہ دو نظامت زیبا

(۱۴۱۱ھ)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ممتحن بھی (examinar) رہ چکے ہیں۔ متعدد سیمیناروں اور کانفرنسوں میں شرکت بھی فرمائی ہے۔ مقالے بھی پڑھے ہیں اور صدارت بھی فرمائی ہے۔

پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب نے ۱۹۵۱ء سے ہی لکھنے لکھانے اور ترجمہ نگاری کا کام شروع کر دیا تھا۔ چودہ سال تک مختلف مذہبی، علمی و ادبی موضوعات پر لکھتے رہے..........اور پھر ۱۹۷۰ء سے امام احمد رضا کی طرف متوجہ ہوئے۔

☆......☆......☆

علی چار دفعہ مربع

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسعودِ ملت اور امام احمد رضا

☆

مسعودِ ملت ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد کو امام احمد رضا فاضل بریلوی پر کام کرنے اور قلم اُٹھانے پر علامہ اختر شاہجہان پوری اور محمد عارف رضوی ضیائی نے ابھارا۔ امام احمد رضا پر لکھنے کے سلسلے میں ڈاکٹر صاحب خود فرماتے ہیں:

''مارچ ۱۹۷۰ء میں کوئٹہ کے زمانۂ قیام کے دوران (صدر مرکزی مجلسِ رضا، لاہور) کا ایک گشتی مراسلہ ملا، جس میں تحریر تھا کہ اراکینِ مجلسِ رضا کی نگرانی میں ایک مجموعۂ مقالات بعنوان انوار رضا شائع ہو رہا ہے جس میں فاضل بریلوی پر مشاہیر علماء وفضلاء کے مضامین شامل ہوں گے۔ اس لیے فاضل بریلوی کے کسی ایک پہلو پر مقالہ قلمبند کیا جائے۔ کچھ عرصہ پہلے جناب اختر شاہجہان پوری نے بھی ایک مقالے کی فرمائش کی تھی۔ عدیم الفرصتی کی وجہ سے راقم نے معذرت پیش کر دی تھی، مگر اختر صاحب نے مئی ۱۹۷۰ء میں پھر تقاضا فرمایا۔ چنانچہ ان دونوں حضرات کی محبت واخلاص اور فاضل بریلوی سے راقم کے تعلقِ خاطر نے مجبور کر دیا کہ کچھ نہ کچھ لکھا جائے۔''(۱)

امام احمد رضا پر تحریری کام کی ابتداء کے بارے میں ایک اور مقام پر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب رقم طراز ہیں:

---

(۱) پیش لفظ، فاضل بریلوی اور ترک موالات، ص ۵

Marfat.com

''محسنینِ اہل سنت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری اور علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری مظہری کی تحریک پر ۱۹۷۰ء میں راقم نے امام احمد رضا پر کام کا آغاز کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب جامعات وکلیات اور تحقیقی اداروں میں محققین اور دانش ورامام احمد رضا کے علمی مقام سے واقف نہ تھے۔ بلکہ ان اداروں میں تو امام احمد رضا کا ذکر وفکر معیوب سمجھا جاتا تھا اور خود راقم بھی حقائق سے باخبر نہ تھا۔ لیکن جب ۱۹۷۰ء میں امام احمد رضا کے حالات اور علمی خدمات پر تحقیق شروع کی تو یوں محسوس ہوا کہ راقم جیسے ایک عظیم الشان خزانے تک پہنچ گیا ہو، جو نہ معلوم کب سے زیرِ زمین دفن کر دیا گیا تھا۔ ۱۹۷۰ء سے اب تک (۱۹۸۹ء کو) ۱۹ سال گزر چکے ہیں، یہ خزانہ برابر نکلے چلا آ رہا ہے اور نہ جانے کب تک نکلتا رہے گا ـــــ اس خزانے کے علمی جواہرات جب بازارِ عالم میں جوہر شناسوں کے سامنے پیش کیے گئے تو ہر طرف سے تحسین و آفرین کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ جہاں سناٹے اور ہُو کا عالم تھا، وہاں ایسی چہل پہل ہوگئی کہ آبادیاں رشک کرنے لگیں ـــــ اس مہم میں پاک و ہند اور بیرونی ممالک کی بہت سی شخصیات اور اداروں نے حصہ لیا جن کی ایک طویل فہرست ہے ـــــ یہ سب اہلِ علم شکریہ کے مستحق ہیں۔''(۱)

رضا پر پہلی کتاب ـــــ پروفیسر مسعود احمد صاحب نے اس طرح رضا پر پہلی کتاب ''فاضل بریلوی اور ترکِ موالات'' لکھی جسے مرکزی مجلسِ رضا، لاہور نے ۱۹۷۱ء میں شائع کیا۔ اس کے اب تک سات ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

---

(۱) حرف آغاز، گویا دبستان کھل گیا ص ا

Marfat.com

پروفیسر موصوف کی اس پہلی کتاب کی اشاعت ہی سے لوگوں میں بوکھلاہٹ پیدا ہوگئی۔ کہنے والوں نے پروفیسر صاحب کو امام جاہلاں کا پیرو اور امام احمد رضا کو جاہلوں کا امام تک کہا۔ (معاذ اللہ)

پروفیسر موصوف اس سلسلے میں رقم طراز ہیں:

''بہرحال راقم کے مقالے فاضل بریلوی اور ترکِ موالات کا شائع ہونا تھا کہ غیظ وغضب کی لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ تسلیم شدہ حقائق تارِ عنکبوت کی طرح بکھرنے لگے ____ ایک یونیورسٹی کے شیخ الحدیث نے اپنی نجی محفل میں راقم سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا! میں فلاں پبلشر سے کہوں گا کہ پروفیسر مسعود کی کتابیں نہ چھاپا کرو۔ دوسری یونیورسٹی کے صدر شعبۂ تاریخ بھی ناراض ہوگئے اور دیرینہ دوستی بھر ختم کردی۔ راقم نے عرض کیا، تاریخی حقائق عقائد نہیں ہوتے۔ آپ میری بات غلط ثابت کردیں میں اپنی بات کاٹ کر آپ کی بات لکھ دوں گا۔ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں، یہ تو تحقیق وریسرچ ہے جو بات ثابت ہوگی وہی لکھی جائے گی۔''(۱)

کتاب فاضل بریلوی اور ترکِ موالات، پروفیسر صاحب نے امام احمد رضا کی کتاب ''المحجۃ المؤتمنۃ'' کی روشنی میں لکھی تھی ____ تحریکِ خلافت اور تحریکِ ترکِ موالات عہدِ امام احمد رضا کی دو بڑی قاتل تحریکیں تھیں جن کے پیچھے مسلمانانِ ہند اور بڑے بڑے مولوی صاحبان، قائدین ولیڈران دیوانے ہوگئے تھے اور اپنے مذہبی تشخص تک کو داؤ پر لگادیا تھا۔ علامہ عبدالباری فرنگی محلی، مولانا محمد علی ومولانا شوکت علی جیسے صاحبانِ علم وبصیرت گاندھی کی آندھی میں بہہ رہے تھے

(۱) گفتنی وناگفتنی۔۔البریلویہ کا تحقیقی اورتنقیدی جائزہ از علامہ شرف قادری، مطبوعہ لاہور، ص ۱۳

Marfat.com

ہاں! امام احمد رضا پر اس طوفان کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ مسلمانوں اور ان کے قائدین و مولویان کرام کو ان قاتل تحریکوں میں شمولیت سے اور ان کے ریشمیں پھندوں میں اُلجھنے اور پھنسنے سے خبردار کرتے رہے۔ امام احمد رضا مطعون کیے گئے ، لیکن حق کہنا ترک نہ کیا۔ آخر دُنیا نے دیکھا سچ وہی تھا جو امام احمد رضا نے کہا تھا۔ ہر ایک کو اپنی غلطیوں پر نادم ہونا پڑا اور امام احمد رضا کی دینی و سیاسی بصیرت کا اعتراف کرنا پڑا۔

فاضل پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب نے کتاب ''فاضل بریلوی اور ترکِ موالات'' میں انہی باتوں پر روشنی ڈالی ہے اور امام احمد رضا کی دینی و سیاسی بصیرت اور مومنانہ شان کو اُجاگر کیا ہے۔

(۲) ـــــ کتاب ''فاضل بریلوی اور ترکِ موالات'' کے بعد پروفیسر موصوف نے امام احمد رضا پر ۱۹۷۳ء میں دوسری کتاب ''فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں'' تصنیف فرمائی۔ جسے مرکزی مجلسِ رضا، لاہور نے شائع کیا۔ یہ کتاب مُبارکپور بھارت سے بھی شائع ہوئی۔ اس کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں ـــــ اس کتاب کے ذریعہ پہلی بار علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا مؤثر تعارف ہوا۔ کتاب ''فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں'' کے سلسلے میں پروفیسر موصوف خود لکھتے ہیں:

> ''پھر جب راقم کی کتاب فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی اور امام احمد رضا کی عرب و عجم میں ہمہ گیر مقبولیت کے جلوے دکھائے گئے تو ماہر القادری نے اپنے رسالے ''فاران'' کراچی میں ایک طویل مضمون لکھ کر امام احمد رضا کے مخالفین و معاندین کو خبردار کیا کہ اگر دانشوروں نے امام احمد رضا کی عظمت و جلالت کے جلوے دیکھ لیے تو پھر انکی نظروں میں کوئی نہیں سمائے گا۔

Marfat.com

یہی کتاب جب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھیجی گئی تو وہاں
شعبۂ دینیات کے صدر پروفیسر ڈاکٹر محمد رضوان اللہ مرحوم نے
اپنے ساتھی پروفیسروں کو دکھائی۔ انہوں نے پڑھ کر بیک زبان
کہا کہ اس سے قبل ہم سخت غلط فہمی میں مبتلا تھے۔''(۱)

(۳) ____ ۱۹۷۵ء میں ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے ''انسائیکلو پیڈیا آف اسلام'' لاہور (چیئر مین ڈاکٹر سید عبداللہ) کے لیے ایک تحقیقی مقالہ لکھا، جو امام احمد رضا کی شخصیت اور کارناموں کا ایک اجمالی جائزہ تھا۔ یہ مقالہ انسائیکلو پیڈیا کی دسویں جلد میں شائع ہوا۔ اس سے بھی اسکالروں کا حلقہ بہت متاثر ہوا۔ اسے بھی کتابی شکل دے دی گئی ہے۔

(۴) ____ ۱۹۷۶ء میں پروفیسر موصوف نے امام احمد رضا کی شاعری پر ایک مختصر رسالہ، مع تاثرات ادباء وناقدین رقم فرمایا۔ بنام عاشق رسول اسے بھی مرکزی مجلس رضا، لاہور نے شائع کیا۔ یہ رسالہ عشق وعقیدت کا ایک ہنستا ہوا گلاب ہے ____

پروفیسر موصوف نے اُردو اسکالروں اور زبان وادب کے مورخین کی ناانصافی اور امام احمد رضا جیسے عظیم شاعر کو قصداً فراموش کر دینے کی حرکات پر احتجاج بھی کیا ہے اور اظہارِ تاسف بھی:

''شعرائے اُردو کے تذکرے چھوٹے موٹے شاعروں سے
بھرے پڑے ہیں مگر جس کا ذکر کیا جانا چاہئے تھا، نہ کیا گیا
____ شاعروں نے اس لیے چھوڑا کہ وہ عاشق صادق تھا، وہ
کسی کا شاگرد نہ تھا۔ شاگرد تو غالب بھی کسی کا نہ تھا مگر وہ عاشق
صادق نہ تھا ____ وہ محبت سے کھیلتا تھا، اس لیے سب نے اس
کو یاد رکھا ____ ظاہر پرستوں کو شراب وکباب اور جھوٹی محبت

(۱) پیش لفظ، البریلویہ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، ص ۱۴

Marfat.com

میں بہت مزہ آتا ہے، سچی محبت میں ان کے لیے کوئی کشش نہیں ____ اور علماء نے اس لئے چھوڑا کہ وہ سچی محبت کی بات کرتا تھا۔ وہ اپنے محبوب کا فداکار اور جانثار تھا۔ غرض سب نے چھوڑا مگر اس کے ربّ نے اس کو نہ چھوڑا۔ اس کے محبوب نے اس کو نہ چھوڑا ____ ہاتھ پکڑا اور ایسا اٹھایا کہ پاک و ہند کے گلی کوچے اس کے نغموں سے گونج اُٹھے ____ فرزانوں کی بستی میں وہ ایک دیوانہ تھا جس نے محبت کے چراغ روشن کیے۔ جس نے سُونی محفلوں کو باغ و بہار بنا دیا۔ جس نے کشتِ ویران کو لالہ زار کیا۔"(۱)

(۵) ____ ۱۹۷۸ء میں امام احمد رضا پر پروفیسر موصوف نے انگریزی میں ایک تحقیقی مقالہ "Neglected Genius of The East" "(مشرق کا فراموش کردہ عبقری) لکھا۔ کتابی شکل میں اسے مرکزی مجلسِ رضا، لاہور نے شائع کیا۔ دیگر جگہوں سے بھی یہ شائع ہوا ہے۔

(۶) ____ ۱۹۷۸ء/ ۱۹۷۹ء کے درمیان امام احمد رضا کے عربی و فارسی مکاتیب پر مبنی ایک تحقیقی مقالہ بنام "تنقیدات و تعاقبات امام احمد رضا" رقم فرمایا۔ اس مقالہ میں امام احمد رضا کے سیاسی مسلک کا جائزہ لیا گیا ہے اور دلائل و شواہد کی روشنی میں ان کے عہد کے سیاسی ماحول کا تنقیدی جائزہ بھی پیش فرمایا ہے۔ ۱۹۹۰ء میں اس مقالہ کو مکتبۂ نبویہ، لاہور نے شائع کر دیا ہے۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ حضرت امام احمد رضا اور حضرت علامہ عبدالباری فرنگی محلی کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ تحریکاتِ خلافت و ترکِ موالات کے زمانے میں اور جن میں امام موصوف نے حضرت فرنگی محلی کا تعاقب کیا ہے، تمام حالات پر بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے۔ امام احمد رضا کی

(۱) عاشقِ رسول، ص ۵، ۶، ۷

Marfat.com

سیاسی بصیرت کا آئینہ دار ہے۔ یہ کتاب تحریکِ آزادیٔ ہند میں قابلِ قدر اضافہ ہے اور نوجوانانِ ملّت کے لیے خصوصیت سے مطالعہ کے لائق ہے۔

کاش امام احمد رضا کے ہم عصر مولوی صاحبان اور لیڈران قوم امام کے سیاسی نظریات کو قبول کر لیتے اور دو قومی نظریہ کا جو تصور امام موصوف نے دیا تھا، اس پر اس وقت غور و فکر کر کے سُوجھ بُوجھ سے کام لیتے تو آج نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔

(۷) ____ ۱۹۸۱ء میں پروفیسر موصوف نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی سوانح پر ایک علمی و تحقیقی کتاب مرتب فرمائی، جو "حیاتِ مولانا امام احمد رضا خاں" کے نام سے مکتبۂ نعمانیہ، سیالکوٹ نے شائع کی۔ یہ کتاب ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، بمبئی سے بھی شائع ہوگئی ہے۔

(۸) ____ پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ نے ۱۹۸۱ء میں خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا برہان الحق جبلپوری علیہ الرحمۃ کی اعلیٰ حضرت کے بارے میں یادداشتوں کو مرتب کیا، جو مرکزی مجلسِ رضا، لاہور سے اکرام امام احمد رضا کے نام سے شائع ہوئی۔

(۹) ____ "گناہِ بے گناہی" ۱۹۸۱ء میں لکھی گئی۔ پروفیسر صاحب کی ایک معرکتہ الآرا تحقیقی کتاب ہے۔

سیّد احمد رائے بریلوی اور ان کے دستِ راست مولوی اسمٰعیل دہلوی کو تحریکِ آزادیٔ ہند کے اوّلین مجاہدین اور ہیروؤں میں گنایا جا رہا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ تھی کہ انگریزوں ہی کے اشارے پر یہ استاذ شاگرد پٹھانوں کے قتال کے لئے گئے تھے اور نام دے دیا گیا جہاد کا۔ ان کے پیروؤں کا بھی یہی حال رہا کہ برٹش گورنمنٹ کے وظیفہ خوار اور نمک حلال رہے اور جب ہندوستان انگریزوں کے چنگل سے نکل گیا تو یہ انگریزوں کے ایجنٹ مجاہد دستور ما اور ملک و قوم کے وفادار بنا کر پیش کر دیئے گئے اور وہ جو عمر بھر رسولِ مقبول علیہ السلام اور امّت رسول علیہ السلام کی ناموس کی خاطر ہر

Marfat.com

باطل سے نبرد آزمائی کرتا رہا، جو غداروں کے چہرے بے نقاب کرتا رہا، انگریزی حکومت، انگریزی تعلیم، انگریزی کلچر سے نفرت کرتا رہا اور مسلمانوں کو نفرت دلاتا رہا، اسے انگریز نواز بنا کر پیش کیا گیا اور اس طرح مردِ خدا اور غیرت مند عاشقِ مصطفیٰ اور محسنِ قوم وملت امام احمد رضا کو بدنام کرنے کی مہم چھیڑی گئی۔

فاضل پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے امام احمد رضا کے مخالفین ومعاندین کے جھوٹ کو غلط ثابت کردیا اور گناہِ بے گناہی لکھ کر فاضل بریلوی کی انگریز دشمنی کو دلائل وشواہد کی روشنی میں ثابت کردیا۔ اس طرح تاریخ کو غلط موڑ دینے والے عیارانِ زمانہ کو زبردست تازیانہ لگایا۔

اس کتاب کی اشاعت کے بعد غدارانِ ملت کی ٹولی میں بھونچال آگیا ــــــ حضرتِ رضا کی طرف سے غلط فہمی رکھنے والوں کی آنکھیں کھل گئیں سچے کا بول بالا ہوا اور جھوٹوں کا منہ کالا ہوا۔ یہ کتاب مرکزی مجلسِ رضا، لاہور نے شائع کی۔ بعد میں المجمع الاسلامی، مبارکپور (بھارت)، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی۔ رضا اکیڈمی، لاہور۔ رضا انٹرنیشنل اکیڈمی، صادق آباد نے شائع کی اور حیدرآباد سندھ سے بھی یہ کتاب شائع ہوئی

(۱۰) ــــــ ۱۹۸۲ء میں امام احمد رضا کا پندرہ جلدوں پر مشتمل سوانحی خاکہ پیش کیا، جسے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے ''دائرۂ معارفِ امام احمد رضا'' کے عنوان سے شائع کیا۔ یہ تفصیلی خاکہ جامعات، کلیات اور تحقیقی اداروں کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں حضرت فاضل بریلوی کی غیر مطبوعہ تصانیف کے نادر عکس بھی شامل ہیں۔

پروفیسر موصوف نے ایک بہت ہی اہم اور بہت ہی مشکل کام انجام دیا اور اس خاکہ کو دیکھ کر فاضل پروفیسر صاحب کی قابلیت اور امام احمد رضا سے ان کی پُرخلوص محبت اور ان کے دینی جذبے کی داد دینی پڑتی ہے۔ یہ خاکہ ثابت کرتا ہے کہ پروفیسر

Marfat.com

محمد مسعود احمد صاحب حقیقتاً ماہرِ رضویات کہے جانے کے مستحق ہیں۔ اس خاکہ کے مشمولات اس طرح سے ہیں:

☆ پہلی جلد .... حالات

☆ دوسری جلد .... مذہبیات

☆ تیسری جلد .... فقہیات

☆ چوتھی جلد .... سیاسیات

☆ پانچویں جلد .... ادبیات

☆ چھٹی جلد .... فلسفہ و سائنس

☆ ساتویں جلد .... اولیات و ایجادات وغیرہ

☆ آٹھویں جلد .... اولاد و خلفاء و تلامذہ

☆ نویں جلد .... مصنفات و مؤلفات وغیرہ

☆ دسویں جلد .... مکتوبات و خطبات وغیرہ

☆ گیارہویں جلد .... تأثرات

☆ بارہویں جلد .... حیثیات

☆ تیرہویں جلد .... تحقیقات و اثرات

☆ چودہویں جلد .... شجرات و سندات وغیرہ

☆ پندرہویں جلد .... نوادرات

ہر جلد کے پھر باب بنائے ہیں

☆ پہلی سے تیسری جلد تک .... ہر ایک کے گیارہ باب

☆ چوتھی جلد .... تیرہ باب

Marfat.com

☆ پانچویں جلد............سات باب

☆ چھٹی جلد............چھ باب

☆ ساتویں جلد............چھ باب

☆ آٹھویں جلد............آٹھ باب

☆ نویں، دسویں جلد............ہر ایک کے نو باب

☆ گیارہویں جلد............سات باب

☆ بارہویں جلد............آٹھ باب

☆ تیرہویں جلد............نو باب

☆ چودہویں جلد............ایک باب

☆ پندرہویں جلد............چھ باب

اس سوانحی خاکہ دائرہ معارفِ امام احمد رضا کے حرفِ آغاز میں پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔

راقم السطور نے ۱۹۷۰ء میں امام احمد رضا (۱۸۵۶ء/۱۹۲۱ء) کے حالات وافکار کی طرف توجہ کی اور امام احمد رضا کے سیاسی افکار پر پہلی کتاب ''فاضل بریلوی اور ترک موالات'' پیش کی، جو ۱۹۷۱ء میں مرکزی مجلسِ رضا، لاہور (پاکستان) نے شائع کی۔ امام اُحمد رضا کے حالات و افکار سے متعلق دوسری کتاب ''فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں'' پیش کی جو ۱۹۷۳ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور نے شائع کی۔ اس کے بعد چار ایڈیشن لاہور سے شائع ہوئے اور چھٹا ایڈیشن المجمع الاسلامی، مبارکپور (بھارت) نے شائع کیا۔

Marfat.com

ان دونوں کتابوں کی اشاعت کے بعد پاک و ہند اور بیرونی ممالک کے دانش وروں کی طرف سے پے در پے تقاضے آنے لگے کہ امام احمد رضا کی جدید انداز پر ایک مبسوط سوانح لکھی جائے۔ راقم السطور نے اس مہم کو سر کرنے کا وعدہ کرلیا اور مواد کی فراہمی شروع کردی۔ جس کو اب دس برس ہوتے ہیں ــــــ دس برس مسلسل تلاش و جستجو کے بعد اب یہ انکشاف ہوا کہ جس کام کو اتنا آسان سمجھتا تھا، وہ اتنا آسان نہیں تھا ــــــ بہرحال حیاتِ امام احمد رضا کے لئے راقم السطور نے جب خاکہ مرتب کرنا چاہا تو محسوس ہوا کہ یہ حیات ایک انسائیکلو پیڈیا کی شکل اختیار کرجائے گی۔ چنانچہ یہی ہوا اور پندرہ مجلّدات کا خاکہ مرتب ہوا جو اس وقت پیش کیا جارہا ہے ــــــ مجوزہ ۱۵ مجلّدات میں بعض مجلّدات تو ایسی ہیں کہ اگر ان کو وسعت دی جائے تو ایک جلد کی کئی کئی جلدیں بن جائیں مگر سردست اختصار و اجمال کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔'' ــــــ (۱)

آگے چل کر اسی حرفِ آغاز میں اپنی اور قوم کی پست ہمّتی اور تنہا فرد امام احمد رضا کی علوِ ہمّتی، اولوالعزمی اور عبقریت و تبحر کا اس طرح ذکر کرتے ہیں۔

''آج ہماری ہمّتیں اتنی پست ہیں کے پندرہ مجلّدات پر مشتمل امام احمد رضا کا سوانحی انسائیکلو پیڈیا مرتب کرنا دشوار نظر آتا ہے۔ لیکن امام احمد رضا کی ہمتِ بلند کو مرحبا کہئے کہ انہوں نے صرف فتاویٰ کی جہازی سائز کی بارہ جلدیں مرتب کر ڈالیں اور ان کے حوصلے کو

---

(۱) حیاتِ امام احمد رضا، ص ۹

Marfat.com

حبذا کہئے کہ پچاس سے زیادہ علوم وفنون پر ہزار سے زیادہ کتب ورسائل لکھ ڈالے۔

تحقیقی اور تاریخی نقطۂ نظر سے چودہویں صدی ہجری میں عالمِ اسلام میں امام احمد رضا کی نظیر نہیں ملتی۔ عقیدت کی بناء پر جسے چاہے بڑا کہہ دیجئے اور جس کے ساتھ چاہے مبالغہ آمیز جھوٹی سچی باتیں منسوب کر دیجئے، مگر تاریخ وتحقیق میں عقیدت کا گزر نہیں۔ یہاں سنی سنائی باتوں پر بھروسہ نہیں کیا جاتا یہاں دیکھا جاتا ہے، یہاں پرکھا جاتا ہے ــــ تو جب دیکھنے اور پرکھنے کی بات آتی ہے تو وہی کھرا نظر آتا ہے اور اپنے معاصرین کا امام معلوم ہوتا ہے ــــ المختصر اہلِ تحقیق متوجہ ہوں گے تو قدم قدم پر یہ عالم پائیں گے

مجبور یک نظر آ، مختار صد نظر جا" ــــ(۱)

O ــــ پروفیسر مسعود احمد صاحب نے رضا پر قلم اُٹھایا تو جمود ٹوٹنے لگا اور عالم یہ ہوا کہ متعدد جگہوں پر امام احمد رضا پر تحقیق وتحریری کام کے لئے ادارے واکیڈمیاں قائم ہونے لگیں اور لوگوں کے حوصلے بلند ہونے لگے۔ مصنف بھی اُبھرے، مصنف گر بھی اُٹھے اور منتظم ومہتمم نیز ریسرچ اسکالر بھی اُبھرے اور ہر طرف حرکت وعمل کی گہما گہمی نظر آنے لگی ــــ بھارت میں المجمع الاسلامی، مبارکپور، جامعہ اشرفیہ ،مبارک پور میں کام کی تیزی بڑھ گئی۔ بریلی میں ادارۂ تصنیفاتِ رضا قائم ہوا اور اعلیٰ حضرت کی چند کتابیں شائع ہوئیں۔

پاکستان میں ۱۹۸۰ء میں سید ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ نے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی داغ بیل ڈال دی تھی۔ مسعود احمد صاحب نے اس داغ بیل کو اپنے قلم

(۱) حرف آغاز، دائرہ معارف امام احمد رضا، ص ۱۳

Marfat.com

سے مضبوط کر دیا۔ مرکزی مجلسِ رضا، لاہور تو فعال تھا ہی، اس کی فعالیت میں مزید تیزی آ گئی۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے بانی و سرپرست حضرت سید ریاست علی قادری خلیفہ حضور مفتیِ اعظم بریلوی (رحمۃ اللہ علیہم) نے ادارہ کی داغ بیل کے وقت سے ہی پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب کی قلمی معاونت حاصل کر لی اور ہمیشہ ان کے مشوروں پہ عمل کرتے رہے۔ آج پروفیسر صاحب ادارہ ہذا کے سرپرستوں میں ہیں ـــــ

(۱۱) ـــــ ''امام احمد رضا اور عالمِ اسلام''۔ پروفیسر مسعود صاحب کی یہ کتاب بھی اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے ـــــ

مکہ معظمہ، مدینہ منورہ میں ان دو مقدس شہروں کے مشاہیر علماء و مشائخ کے علاوہ دیگر بلادِ اسلامیہ کے علماء، فضلا، مفتیانِ کرام و مشائخ عظام نے امام احمد رضا کی جیسی پذیرائی کی، ان کی علمی وجاہت کی آگے جس طرح عقیدت کی جبینیں خم کیں، ان کے فتاویٰ کی تصدیق کی، ان کی کتابوں پر تقریظات لکھیں، ان پر تاثرات پیش کئے، ان سے خلافت و اجازت لی اور ان کو اسناد دیں ـــــ وغیرہ وغیرہ ـــــ اس طرح کی عزت و تکریم عہد امام احمد رضا سے لے کر اب تک کسی بھی عالم یا کسی بھی فرد کو نصیب نہیں ہوئی ـــــ لیکن خدا برا کرے تعصب اور تنگ نظری کا کہ عیاران زمانہ نے امام موصوف کی اس توقیر کو بھی مجروح کرنے اور چھپانے کی پوری پوری کوشش کی لیکن سچائی کو کہاں تک اور کب تک چھپایا جا سکتا ہے اور جو عزت خدا اور اس کے رسول کی طرف سے بندۂ خدا اور عبد مصطفیٰ کو مل جاتی ہے، اسے ذلت میں کون تبدیل کر سکتا ہے۔

جن حقائق سے غیر تو غیر، اپنوں میں بھی بیشتر ناواقف تھے اور خصوصاً جدید تعلیم یافتہ حلقہ اور دانشور طبقہ قطعاً لاعلم تھا۔ اس کتاب میں ڈاکٹر مسعود صاحب نے ان حقائق کو حوالوں کے ساتھ پیش کیا اور غلط فہمیوں کی دیواریں ڈھا دیں۔

Marfat.com

پروفیسر مسعود احمد صاحب نے عالمِ اسلام کے علماء کے تاثرات (امام احمد رضا پر) کو عربی زبان میں یکجا کیا اور سوانحی حالات کا اضافہ کر کے (اصل تاثرات کے عکس مع ترجمہ) ایک علمی و تحقیقی کتاب تیار کی۔ اس کتاب کو ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی نے شائع کیا۔

مجلّہ فکر و نظر کے مقالہ اور ایک اہم واقعہ

۱۹۸۲ء میں ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد کے مجلّہ فکر و نظر کے لیئے پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب نے حیاتِ امام اہلِ سنّت کے عنوان سے مقالہ روانہ کیا۔ مقالہ بورڈ کے سامنے پیش ہوا اور منظور ہوا۔ ڈاکٹر عبدالوحید ہالیپوتہ نے اس کے چھپنے کے لیے تحریری منظوری دے دی، مگر اشاعت و طباعت کے ذمہ دار، جو کہ وہابی تھا (فرزند مولوی محمد میاں، سیکرٹری جمعیۃ العلماء ہند) نے چھپنے سے روک دیا۔ لیکن ان کی دال نہ گلی اور مقالہ تین قسطوں میں شائع ہوا۔ البتہ شرارت یہ کی کہ پہلی قسط آخر میں شائع کی اور بقیہ دو قسطیں پہلے شائع کیں ____ یہ واقعہ راقم السطور عبدالنعیم عزیزی کو خود محترم پروفیسر مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی نے سنایا ____

(۱۲) ____ یہی مقالہ بعد میں ''حیاتِ امامِ اہلِ سنّت'' کے نام سے کتابی شکل میں لاہور، فیصل آباد، کراچی اور مبارکپور انڈیا سے شائع ہوا۔

(۱۳) ____ ۱۹۸۳ء میں امام احمد رضا کے حالات و افکار پر اجالا قلم برداشتہ لکھا گیا ہے۔ مگر پچاس سے زیادہ کتابوں کے حوالے اس میں موجود ہیں۔ یہ مقالہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی، حیدر آباد (سندھ) اور المجمع الاسلامی، مبارکپور (بھارت) سے شائع ہو چکا ہے۔

یہ کتاب بڑے دلکش انداز میں لکھی گئی ہے۔ اس میں ادبی اور تحقیقی دونوں رنگ ہیں۔ انداز بیانیہ ہے۔ امام احمد رضا کے تجدیدی، علمی، دینی، ملّی، سماجی، اصلاحی، ادبی،

Marfat.com

سائنسی کارناموں کا بڑے ہی دل نشین پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے۔

پروفیسر صاحب قبلہ اس کتاب میں مخالفین امام احمد رضا کی بوکھلاہٹ اور مورخین کے ظلم و تعصب کا نقشہ کس قدر رشتہ انداز میں کھینچتے ہیں:

"ہم دفن کر چکے تھے فلاں پروفیسر نے قبر سے نکالا ہے۔"

(ا) "جب امام احمد رضا کا اندرونِ ملک اور بیرون ملک چرچا ہونے لگا اور محققین و دانشوروں کی تیرہ سالہ جدوجہد رنگ لائی۔ یہ بات احمد رضا کے مخالفین کو نہ بھائی ـــــ وہ فکر میں پڑ گئے، کریں تو کیا کریں! ایک فاضل نے یہاں تک فرمایا کہ احمد رضا کو ہم دفن کر چکے تھے فلاں پروفیسر (پروفیسر محمد مسعود احمد) نے قبر سے نکالا ہے۔ اب دوبارہ دفن کرنے میں نصف صدی لگے گی۔" ـــــ (۱)

(ب) "ہماری تاریخ کا یہ المیہ ہے کہ جنہوں نے دین و ملت کی بے لوث خدمت کی، وہ پس منظر میں چلے گئے اور جنہوں نے ان کے مقابلے میں معمولی خدمات انجام دیں، مبالغہ آرائی سے ان کی خدمات کو رائی کا پہاڑ بنا کر دکھایا گیا ـــــ پڑھنے والے چاہِ ظلمات میں حقائق کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے، پتہ نہیں چلتا ـــــ تاریخ نگاری کا یہ عظیم المیہ ہے پچھلوں نے چند شاعروں، چند نثر نگاروں، چند عالموں چند مجاہدوں کے نام دے دیے، برسوں سے وہی چلے آرہے ہیں۔ کوئی پوچھنے والا نہیں کہ ان کے علاوہ بھی کوئی ہے؟" ـــــ (۲)

---

(۱) اجالا، ص ۴۸۔

(۲) اجالا، ص ۵۱

Marfat.com

(۱۴) ــــــ ۱۹۸۶ء میں ''رہبر و رہنما'' کے نام سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی قیادتِ دینی کی رہنمائی پر ایک جامع مقالہ قلمبند کیا۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی نے اسے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ لاہور اور بمبئی میں بھی یہ چھپ چکا ہے۔

(۱۵) ــــــ ۱۹۸۹ء ــــــ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے رضویات پر مختلف قلمکاروں کے مقالات و مضامین پر جو مقدمات لکھے ہیں، اسے ''آئینۂ رضویات'' کے نام سے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی نے شائع کیا۔ یہ مقدمات صاحبزادہ وجاہت رسول قادری صاحب اور پروفیسر مجید اللہ قادری صاحب نے جمع کیے ہیں۔

امام احمد رضا نے اپنے وصایا میں ایک وصیت یہ بھی رکھی تھی کہ ان کے انتقال کے بعد:

> ''فاتحہ کے کھانے سے اغنیاء کو کچھ نہ دیا جائے، صرف فقراء کو دیں۔ اور وہ بھی اعزاز و خاطر داری کے ساتھ نہ کہ جھڑک کر ــــــ غرض کوئی بات سنّت کے خلاف نہ ہو۔''(۱)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے غرباء کے کھانے کے لیے مندرجہ ذیل اشیاء کی وصیّت فرمائی تھی۔

- ☆ دودھ کا برف خانہ ساز
- ☆ مرغ بریانی
- ☆ بکری کا شامی کباب
- ☆ پراٹھے اور بالائی
- ☆ فیرنی
- ☆ سوڈے کی بوتل
- ☆ گوشت بھری کچوری
- ☆ سیب کا پانی
- ☆ انار کا پانی
- ☆ دودھ کا برف
- ☆ اردکی پھریری دال مع ادرک ولوازم ــــــ (۲)

(۱) ۔ امام احمد رضا، وصایا شریف، محررہ ۱۲۸ کتوبر ۱۹۲۱ء، مطبوعہ لاہور

(۲) امام احمد رضا، وصایا شریف، محررہ ۱۲۸ کتوبر ۱۹۲۱ء، مطبوعہ لاہور

Marfat.com

منکرینِ فاتحہ و نیاز، ظالمانِ زمانہ نے امام موصوف کی اس وصیت پر منہ بھر بکواسیں کیں ـــــ لیکن امام کو غریبوں کا کتنا خیال تھا۔ غریبوں کے آقا ـــــ انیس الغریبین، محبّ الیتامیٰ والمساکین ﷺ کے اس غلام وعبد، امام احمد رضا کو آقا کے غریب غلاموں سے ایسی محبت تھی کہ ان کے لیے ایسا شاندار اہتمام کرایا۔ فاضل پروفیسر صاحب نے بہت ہی خوبصورت اور دلنشین انداز میں امام احمد رضا کی اس وصیت پر روشنی ڈالی ہے اور انہیں غریبوں کا سچا ہمدرد اور غم خوار ثابت کیا ہے جو یقیناً حق ہے۔ کتاب کے آخر میں پروفیسر صاحب امام احمد رضا کو کس طرح عقیدت کا خراج پیش کرتے ہیں ـــــ ملاحظہ فرمایئے:

"اے احمد رضا ـــــ اے غریبوں کے غم خوار ـــــ اے مسکینوں کے دلدار ـــــ اے مظلوموں کے دادرس ـــــ اے بے کسوں کے فریادرس، تجھ پر ہزار بار سلام ـــــ

ہاں! روحِ انسانیت تجھ کو سلام کرتی ہے ـــــ دلِ دردمند تجھ کو سلام کرتا ہے۔ چشمِ اشکبار تجھ کو سلام کرتی ہے غریبوں کی فریادیں تجھ کو سلام کرتی ہیں ـــــ ہاں!

O ـــــ تُو عاشقِ مصطفیٰ ﷺ ہے

O ـــــ تُو دلدارِ مجتبیٰ ﷺ ہے

O ـــــ تُو محبوبِ مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہے

O ـــــ تُو نائبِ غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے

تجھ پر سلام ـــــ ہزار بار سلام۔" ـــــ (۱)

(۱۷) ـــــ "امام احمد رضا اور عالمی جامعات" شائع کردہ انٹرنیشنل رضا اکیڈمی، صادق آباد۔ رضا اکیڈمی، لاہور۔ یہ کتاب ۱۹۹۰ء میں تحریر فرمائی گئی ـــــ امام احمد

(۱) غریبوں کے غم خوار، ص ۱۶۔ مطبوعہ، رضا اکیڈمی، لاہور

Marfat.com

رضا پر ہندو پاک اور دنیا کی دوسری یونیورسٹیوں اور جامعات کے پروفیسروں نے جو مقالات و مضامین لکھے ہیں یا تاثرات پیش کئے ہیں، ان کا حوالہ ہے۔ نیز کن کن جامعات اور یونیورسٹیوں سے امام احمد رضا سے متعلق کن کن عنوانات پر اسکالرس ریسرچ ورک کر رہے ہیں، ان کی تفصیل درج ہے۔ بہت ہی معلوماتی رسالہ ہے۔

دنیا دیکھ رہی ہے ـــــ اپنے دیکھ رہے ہیں، پرائے دیکھ رہے ہیں ـــــ جلنے والے دیکھ رہے ہیں، چاہنے والے دیکھ رہے ہیں ـــــ امام احمد رضا کے نام اور کام کو چھپانے اور مٹانے والے دیکھ رہے ہیں کہ آج دنیا امام کے نام کی مالا جپ رہی ہے۔

یونیورسٹیاں امام پر ریسرچ کا شعبہ کھول کر اپنا معیار و وقار بلند کر رہی ہیں۔ امام احمد رضا کا سکہ آج ہر ملک میں چل رہا ہے۔ امام کے نام کا ڈنکا امریکہ و افریقہ میں بج رہا ہے، برطانیہ اور ہالینڈ میں بج رہا ہے ـــــ

چاہنے والے خوش ہو رہے ہیں اور جلنے والے شعلۂ حسد میں جل رہے ہیں ظلمتوں نے آفتاب کو لاکھ چھپانا چاہا، مگر چھپا نہ سکیں ـــــ انقلاب آ کر رہا ـــــ آج کا دور، رضا کا دور ہے۔

کب تک نہ پھیلے گی عالم میں مہک تیری
پیغام لئے پھرتی ہے گھر گھر میں صبا تیرا

قلمِ مسعود اور کتابِ مسعود، دونوں صبا بن کر شہر شہر اور گھر گھر رضا کے پیغام کو پہنچا رہے ہیں ـــــ ادارے اور اکادمیاں، رضا کا پیغام پہنچا رہی ہیں ـــــ خود اس سلسلے میں عالی جناب پروفیسر مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں:

> ''آج سے اسی سال قبل عالمِ اسلام کی مسجدوں، مدرسوں، خانقاہوں، حتیٰ کہ حرمین شریفین سے امام احمد رضا کی مدح وثناء میں آوازیں بلند ہوئیں۔ پھر نہ معلوم کیوں سُنی اَن سُنی کر دی

Marfat.com

گئیں، لیکن کسی کے مٹانے سے کوئی نہیں مٹتا، جب تک وہ مٹانے والا مٹانا نہ چاہے۔ اس کریم نے نہ چاہا کہ امام احمد رضا کا نام مٹا دیا جائے۔ اس کے فضل وکرم سے وہ دور آیا، جس دور کو امام احمد رضا کے تعارف وتعلیمات کی نشاۃ ثانیہ کا دور کہا جاسکتا ہے۔ اس دور میں جامعات وکلیات کے اُستادوں اور دانشوروں، ادارہ ہائے تحقیقاتِ علمیہ کے محققوں اور اسکالروں، عدالت ہائے عالیہ کے ججوں، وکیلوں، مملکت کے گورنروں اور وزیروں، عساکرِ اسلامیہ کے کمانڈروں اور سپہ سالاروں اور میدانِ صحافت و سیاست کے صحافیوں اور سیاستدانوں نے یک زبان ہوکر امام احمد رضا کے علمی کمالات اور عبقریت کا کھلے دل سے اعتراف کیا اور ہر طرف سے تحسین وآفرین کی آوازیں بلند ہونے لگیں ____ آیئے آپ بھی یہ آوازیں سُنیں اور اللہ کا شکر ادا کریں کہ دورِ جدید کی اندھیریوں میں اس نے اپنے کرم سے اُجالے کی طرف رہنمائی فرمائی۔

اے رضا جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار

بُلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے(۱)

(۱۸) ____ ''گویا دبستان کھل گیا'' ____ اس کتاب میں مسعود احمد صاحب نے ''امام احمد رضا، ماہ وسال کے آئینے میں'' (حیات کی جھلک ایک نظر میں) کے ساتھ ساتھ ____ ○ علماء ومشائخ ○ شیخ الجامعہ اور وائس چانسلرز ○ چیرمین اور ڈائریکٹر ○ پروفیسرز (پاکستان، ہندوستان، قاہرہ، ریاض، کابل، نیویارک، الاندن، لندن اور نیوکاسل) ○ جج وزراء اور کمانڈر ○ ادیب و دانش وروں کے تاثرات

---

(۱) گویا دبستان کھل گیا۔ مطبوعہ لاہور، ص ۲

Marfat.com

کو امام احمد رضا پر جمع کر دیا ہے اور یہ بڑا اہم کام ہے۔

دُنیا والے دیکھیں کہ امام کے لیے اُونچے اُونچوں اور بڑے بڑوں کی کیسی کیسی صدائیں بلند ہو رہی ہیں ___ اسی کتاب کے آخر میں مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں۔

"آیئے آپ بھی یہ آوازیں سُنیں اور اللہ کا شکر ادا کریں کہ دَورِ جدید کی اندھیریوں میں اُس نے اپنے کرم سے اُجالے کی طرف رہنمائی فرمائی۔ ہاں

اے رضا جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار
بُلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے !"

نوٹ۔ قبلہ پروفیسر صاحب کے دو مقالات:

(۱) "امام احمد رضا اور جدید و قدیم سائنسی نظریات" جو عنوان میں تھوڑی سی تبدیلی کے بعد مثلاً ___ "جدید و قدیم سائنسی افکار و نظریات" ___ اور "امام احمد رضا و علوم جدیدہ و قدیمہ" کے علیحدہ علیحدہ ناموں سے معارفِ رضا، کراچی اشرفیہ، مبارکپور وغیرہ میں شائع ہوا ہے۔ کئی سال قبل بلرام پور ضلع گونڈہ (بھارت) سے کتابی شکل میں بنام امام احمد رضا اور علوم جدیدہ و قدیمہ شائع ہو چکا ہے اور اسی نام سے ۱۹۹۰ء میں مرکزی مجلسِ امامِ اعظم، لاہور سے بھی شائع ہوا ہے۔

(۲) ___ اسی طرح مقالہ "سرتاج الفقہا" جو ۱۹۸۴ء میں معارفِ رضا، کراچی میں شائع ہوا ہے، کتابی شکل میں مرکزی مجلسِ امامِ اعظم، لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

اب چھپی ہوئی کتابیں اس طرح ہیں:

۱ ___ فاضل بریلوی اور ترکِ موالات
۲ ___ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں
۳ ___ عاشق رسول

Marfat.com

۴ــــ حیاتِ فاضل بریلوی

۵ــــ عبقری الشرق (Neglected Jenuis of The East)

۶ــــ حیاتِ مولانا احمد رضا خاں بریلوی

۷ــــ گناہِ بے گناہی

۸ــــ اکرامِ امام احمد رضا

۹ــــ اُجالا

۱۰ــــ امام احمد رضا اور عالمِ اسلام

۱۱ــــ دائرہ معارف امام احمد رضا

۱۲ــــ حیاتِ امامِ اہلِ سنت

۱۳ــــ آئینۂ رضویات

۱۴ــــ رہبر و رہنما

۱۵ــــ امام احمد رضا اور عالمی جامعات

۱۶ــــ غریبوں کے غم خوار

۱۷ــــ گویا دبستاں کھل گیا

۱۸ــــ امام احمد رضا اور علومِ جدیدہ وقدیمہ

۱۹ــــ سرتاج الفقہا۔

زیرِ تدوین/زیرِ طبع:

☆ــــ حیاتِ امام احمد رضا بریلوی (بسیط)

مقالات ومضامین:

Oــــ رضا بریلوی

Oــــ عاشقِ رسول (کتابی شکل میں چھپ گیا ہے)

Marfat.com

- ____ امام احمد رضا خاں بحیثیت سیاستدان
- ____ امام احمد رضا خاں بریلوی
- ____ عالمی جامعات اور امام احمد رضا (کتابی شکل میں چھپ گیا ہے)
- ____ امام احمد رضا......ایک صاحبِ بصیرت و مدبر سیاست داں
- ____ امام احمد رضا ایک نظر میں
- ____ فتاویٰ رضویہ اور ڈاکٹر بلیان
- ____ امام احمد رضا خاں بریلوی (انگریزی)
- ____ امام احمد رضا خاں ماہ وسال کے آئینے میں
- ____ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں
- ____ امام احمد رضا اور جدید وقدیم سائنسی نظریات (کتابی شکل میں چھپ گیا)
- ____ تحریکِ پاکستان پر فاضل بریلوی کے اثرات
- ____ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی نعتیہ شاعری
- ____ حیاتِ فاضل بریلوی
- ____ مولانا احمد رضا خاں کی تصانیف
- ____ امام احمد رضا اہلِ علم ودانش کی نظر میں
- ____ مولانا احمد رضا خاں کے خلفاء
- ____ جہانِ رضا
- ___ امام احمد رضا خاں کی فصاحت وبلاغت اور علمائے حرمین میں آپکی مقبولیت
- ____ امام الکلام
- ____ نظریۂ حرکتِ زمین اور اعلیٰ حضرت
- ____ اعلیٰ حضرت اور زبانِ عربی
- ____ سرتاج الفقہاء (کتابی شکل میں چھپ گیا)

Marfat.com

O____ کنز الایمان پر پابندی کیوں؟

O____ امام احمد رضا کے علمی آثار

O____ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے اصلاحی کارنامے

O____ امام احمد رضا، علمائے حرمین اور علمائے دیوبند

O____ امام احمد رضا اور عبدالباری فرنگی محلی

O____ امام احمد رضا اور تجدید و اصلاح

نوٹ۔ کچھ مضامین یا مقالات ہیں تو ایک ہی نفسِ مضمون مگر الگ الگ ناموں سے مختلف رسالوں میں چھپے ہیں، انہیں ایک ہی مان کر شمار کیا گیا ہے۔

والدِ رضا اور شہزادۂ رضا پر مقالات/کتب:

(۱) عشق ہی عشق ____ والدِ امام احمد رضا۔ حضرت علامہ محمد نقی علی خاں علیہ الرحمۃ کی کتاب، تفسیر سورہ الم نشرح۔ الکلام الاوضح کے ابتدائی چند اوراق کی تدوین و ترتیب نو، رضا اکیڈمی لاہور نے شائع کی۔

(۲) جانشینِ اعلیٰ حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں

(۳) شہزادۂ امام احمد رضا خاں۔ مفتی اعظم ____ کتابی شکل میں رضا اکیڈمی، بمبئی نے شائع کی ہے۔

رضویات پر مبنی کتب و رسائل پر مقدمات:

O____ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ____ از مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی

O____ پیغاماتِ یومِ رضا ____ از، مقبول احمد قادری

O____ اکرامِ امام احمد رضا ____ از، مفتی برہان الحق جبل پوری

O____ سیرتِ اعلیٰ حضرت ____ از، مولانا حسنین رضا خاں

Marfat.com

- ____ امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری ____ از، علامہ شمس الحسن شمس بریلوی
- ____ فقیہ اسلام ____ از، ڈاکٹر حسن رضا خاں
- ____ امام احمد رضا اور ردِّ بدعات ومنکرات ____ از، مولانا یاسین اختر مصباحی
- ____ امام نعت گویاں ____ از، مولانا اختر الحامدی
- ____ اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری ____ از، ملک شیر محمد اعوان
- ____ خلفائے اعلیٰ حضرت ____ از، میاں محمد صادق قصوری
- ____ جہانِ رضا ____ از، مرید احمد چشتی
- ____ خیابانِ رضا ____ از، مرید احمد چشتی
- ____ سلامِ رضا (انگریزی ترجمہ) ____ از، پروفیسر غیاث الدین قریشی
- ____ امام احمد رضا دانشوروں کی نظر میں ____ از، خواجہ انجم نظامی
- ____ کنزالایمان تفاسیر کی روشنی میں ____ از، مولانا محمد صدّیق ہزاروی
- ____ امام احمد رضا مخالفین کی نظر میں ____ از، مولانا سیّد صابر حسین بخاری
- ____ البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ ____ از، علامہ عبدالحکیم شرف قادری
- ____ مختصر سوانح امام اہلِ سنت مولانا احمد رضا خاں بریلوی ____ از، پروفیسر فیاض کاوش۔
- ____ فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ کا تقابلی جائزہ ____ از، مفتی محمد مکرم احمد
- ---- امام احمد رضا بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت از مولانا کوثر نیازی
- ____ قرآن، سائنس اور امام احمد رضا ____ از، ڈاکٹر لیاقت علی نیازی۔
- ____ امام احمد رضا اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین ____ از، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری۔
- ____ مولانا احمد رضا بریلوی اور برطانوی ہند میں تحریکِ اہلسنت وجماعت

Marfat.com

(مقالہ ڈاکٹریٹ)____از، اوشا سانیال۔

O____ پروفیسر مولوی حاکم علی____از، پروفیسر محمد صدیق (اس میں پروفیسر حاکم علی اور امام احمد رضا کے تعلق کو ظاہر کیا گیا ہے. لہذا اسے بھی رضویات میں شامل کیا جارہا ہے)

O____ تذکرۂ اکابر اہلِ سنت ____از، علامہ عبدالحکیم شرف قادری (اس میں بھی تذکرہ ہے امام احمد رضا کا، اس لئے اسے بھی رضویات سے متعلق مانا جارہا ہے)

O----- تجلیات نوری۔ از ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

O____ تاثرات ومقالات (امام احمد رضا پر)____از، اعجاز اشرف انجم رضوی

نوٹ۔ جو کتابیں خود امام احمد رضا کی ہیں یا پروفیسر مسعود احمد صاحب نے امام احمد رضا پر لکھی ہیں، ان کے مقدمات کو ان میں شامل نہیں کیا گیا۔

تقاریظ/ پیش لفظ:

۱____ یادگارِ حسنین____از مولانا حسنین رضا بریلوی

۲____ افکارِ رضا____از۔ اعجاز اشرف انجم نظامی

۳____ امام احمد رضا کوئز____از۔ محمد شکیل اوج

۴____ تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ____از۔ مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

۵____ کنزالایمان اربابِ علم ودانش کی نظر میں ____از۔ محمد عبدالستار طاہر (زیرِ طبع)

۶____ امام احمد رضا اور نثر اردو ____از۔ مولانا عبدالنعیم عزیزی (زیرِ طبع)

۷----- بات میری نہیں، بات ہے زمانے کی، از اقبال احمد اختر القادری

Marfat.com

تبصرے وتأثرات:

☆ ----امام احمد رضا اربابِ علم ودانش کی نظر میں ----از۔مولانا یاسین اختر مصباحی

☆ ــــ مجدّد دالامتہ ــــ از۔مفتی شجاعت علی قادری

☆ ــــ کلامِ رضا کے نئے تنقیدی زاویے ــــ از۔مولانا عبدالنعیم عزیزی

پیغامات:

☆ ــــ برائے یوم رضا۔مرکزی مجلسِ رضا،لاہور۔(۱۹۷۲ء)

☆ ــــ برائے مجلسِ مذاکرہ۔''فاضل بریلوی اور تخلیقِ نظریۂ پاکستان'' (منعقدہ، مارچ ۱۹۷۴ء کراچی)

پروفیسر صاحب کی کتابوں کے تراجم:

۱ ــــ امام اہلِ سنّت (سندھی) مترجم،مولانا محمد عبدالرسول مگسی بلوچ قادری

۲----- اُجالا (سندھی۔بنام سوجھرو) مترجم،مولانا محمد عبدالرسول مگسی بلوچ قادری

* اُجالا ــــ (انگریزی۔بنام دی لائٹ) ــــ مترجم،حافظ عبدالباری صدیقی

* اُجالا ــــ (انگریزی۔بنام دی لائٹ) ــــ مترجم،پروفیسر محمد عبدالقادر

* اُجالا ــــ (انگریزی۔بنام دی لائٹ) ــــ مترجم،ایم خطاب۔

* اُجالا ــــ (انگریزی۔بنام دی لائٹ) ــــ مترجم،پروفیسر ظفر علی احسن

* اُجالا ــــ (انگریزی۔بنام دی لائٹ) ــــ مترجم،پروفیسر عبدالرشید

۳ ــــ گناہِ بے گناہی (سندھی) ــــ مترجم،مولانا محمد مومن رضوی حصیر

* گناہِ بے گناہی (انگریزی) ــــ مترجم،پروفیسر ظفر علی احسن

Marfat.com

• گناہِ بے گناہی (انگریزی۔ بنام ABaseLessBlame

مترجم پروفیسر محمد عبدالقادر

۴___ فاضل بریلوی اور ترکِ موالات (سندھی) مترجم، مولانا محمد مومن رضوی حسیہ

۵___ گویا دبستاں کھل گیا (انگریزی)

(Reflection s& Impressions) Imam Ahmed Raza

مترجم، پروفیسر محمد عبدالقادر۔

۶___ رہبر و رہنما (انگریزی) The Saviour مترجم، نگار عرفانی

*رہبر و رہنما (انگریزی) The Guide & The Guidance

مترجم، پروفیسر محمد عبدالقادر

۷___ الشیخ امام احمد رضا البریلوی (عربی) مترجم، محمد عارف اللہ مصباحی

پروفیسر صاحب کے ناشر ادارے:

☆___ مرکزی مجلسِ رضا، لاہور

☆___ رضا اکیڈمی، لاہور

☆___ مرکزی مجلسِ امامِ اعظم، لاہور

☆___ ادارۂ معارفِ نعمانیہ، لاہور

☆___ مکتبۂ نبویہ، لاہور

☆___ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

☆___ رضا پبلی کیشنز، لاہور

☆___ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

☆___ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی

☆___ تحریکِ تفہیم الاسلام، کراچی

Marfat.com

☆ ____ جمعیت اہلِ سنت، کراچی

☆ ____ مکتبۂ نعمانیہ، سیالکوٹ

☆ ____ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

☆ ____ انٹرنیشنل پبلی کیشنز، حیدر آباد

☆ ____ المجمع الاسلامی، مبارکپور (بھارت)

☆ ____ مکتبۂ رضویہ، بھیونڈی کلیان (بھارت)

☆ ____ رضا لائبریری، کلیان (بھارت)

☆ ____ رضا اکیڈمی، بمبئی (بھارت)

☆ ____ ادارۂ تحقیقاتِ رضا، بمبئی (بھارت)

☆ ____ ادارۂ افکارِ حق، بانسی بازار پورنیہ

☆ ____ دی سُنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل، ماریشس، افریقہ، انگلستان

پروفیسر صاحب کے ناشر رسائل و جرائد:

۱ ____ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور

۲ ____ ماہنامہ منہاج القرآن، لاہور

۳ ____ روزنامہ آفاق، سیالکوٹ

۴ ____ شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، لاہور

۵ ____ صبحِ نور، سیالکوٹ

۶ ____ ماہِ طیبہ، لاہور

۷ ____ اُفق، کراچی

۸ ____ ترجمانِ اہلِ سنت، کراچی

۹ ____ معارفِ رضا، کراچی

Marfat.com

۱۰ ___ دورِ جدید، کراچی

۱۱ ___ اظہار، کراچی

۱۲ ___ الاشرف، کراچی

۱۳ ___ دی میسج، کراچی

۱۴ ___ روزنامہ امن، کراچی

۱۵ ___ روزنامہ جنگ، کراچی

۱۶ ___ ہفت روزہ اخبارِ جہاں، کراچی

۱۷ ___ ماہنامہ زجاج، گجرات

۱۸ ___ تفہیم الاسلام، گوجرانوالہ

۱۹ ___ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ

۲۰ ___ ماہنامہ فکرونظر، اسلام آباد

۲۱ ___ ہفت روزہ الہام، بہاولپور

۲۲ ___ ترجمانِ اہلِ سنّت، چاٹگام (بنگلہ دیش)

۲۳ ___ ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف (بھارت)

۲۴ ___ ماہنامہ قاری، دہلی (بھارت)

۲۵ ___ ماہنامہ سُنی دُنیا، بریلی شریف (بھارت)

۲۶ ___ ماہنامہ حجازِ جدید، دہلی (بھارت)

۲۷ ___ روزنامہ آواز، دہلی (بھارت)

۲۸ ___ ہفت روزہ ہجوم، دہلی (بھارت)

۲۹ ___ ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور (بھارت)

۳۰ ___ ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف (بھارت)

۳۱ ___ ماہنامہ نورِ مصطفیٰ، پٹنہ (بھارت)

Marfat.com

۳۲____ماہنامہ استقامت، کانپور "اردو، انگریزی" (بھارت)

۳۳____ ہفت روزہ المجاہد، کانپور (بھارت)

۳۴____روزنامہ انقلاب، بمبئی (بھارت)

۳۵____روزنامہ اُردو ٹائمز، بمبئی (بھارت)

۳۶____روزنامہ ہندوستان، بمبئی (بھارت)

۳۷____ماہنامہ اسلامک ٹائمز، برطانیہ۔

رضویات کے حوالے سے اعزازات:

○ ____ ۱۹۸۰ء میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی کا اعزازی سرپرست بنایا گیا۔

○ ____ ۱۹۸۳ء میں کُل پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت ____ مقابلۂ مضمون نویسی برائے امام احمد رضا ایوارڈ کے لئے واحد جج مقرر کیا گیا۔

○ ____ یکم ستمبر ۱۹۹۱ء کو امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس، منعقدہ شیرٹن ہوٹل کراچی کے پہلے سیشن میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی کی طرف سے امام احمد رضا پر عالمی سطح کی بیس سالہ تحقیقی کاوشوں کے اعتراف کے طور پر گولڈ میڈل دیا گیا۔

زیرِ نگرانی محرّرہ مقالات برائے ڈاکٹریٹ:

۱_ _ _ _ کنزالایمان اور دیگر معروف اُردو تراجم (مقالہ ڈاکٹریٹ) اسکالر، پروفیسر مجید اللہ قادری، کراچی یونیورسٹی۔

۲____ فتاویٰ رضویہ کی سیاسی اہمیت (مقالہ ڈاکٹریٹ) اسکالر۔ پروفیسر محمد اسحاق مدنی، کراچی یونیورسٹی

۳____ امام احمد رضا پر ریسرچ ورک۔ پروفیسر غیاث الدین قریشی، لندن یونیورسٹی

Marfat.com

زیرِ نگرانی محررہ دیگر مقالات:

☆ ____ یادگارِ حسنین۔مرتبہ،سیّد محمد مظہر قیوم،لاہور (۱۹۸۴ء)
☆ ____ امام احمد رضا وادیٔ مہران میں۔ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
☆ ____ آئینۂ رضویات۔مرتبہ،پروفیسر مجید اللہ قادری،صاحبزادہ وجاہت رسول قادری۔
☆ ____ کنزالایمان اربابِ علم ودانش کی نظر میں۔مرتبہ محمد عبد الستار طاہر،لاہور۔
☆ ____ امام احمد رضا اور بریلوی تحریک۔مرتبہ،اوشا سانیال،کولمبیا یونیورسٹی،امریکہ

تاثرات ونذرانہ ہائے عقیدت:

مسعودِ ملّت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی رضویات پر تصنیفی وتحقیقی کاوش اور قلمی کارناموں پر ہندوپاک اور دیگر ایشیائی ممالک کے علاوہ افریقہ وامریکہ اور یورپی ممالک کے اسکالرس وعلماء نے بھی عقیدت ومحبت کے نذرانے پیش کئے اگر ان تمام کو احاطۂ تحریر میں لایا جائے تو علیحدہ سے ایک کتاب کی ضرورت پڑے گی____ یہاں صرف تاثرات کی ایک جھلک ان اسکالروں کے اسماء پر ہی اکتفا کیا جارہا ہے____

ہندوستانی اسکالرس وعلماء:

۱____ پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین آرزو،علی گڑھ مسلم یونیورسٹی
۲____ پروفیسر حکیم خلیل احمد،طبیہ کالج،علی گڑھ مسلم یونیورسٹی
۳____ مولانا سیّد ظہیر احمد زیدی،مسلم یونیورسٹی،علی گڑھ

Marfat.com

۴____ ڈاکٹر محمد رضوان اللہ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

۵____ مولانا محمد اسلم بستوی، بلرام پور

۶____ مولانا محمود احمد قادری بہاری

۷____ مولانا ظہیر الدین قادری، مدیر استقامت، کانپور

۸____ مفتی محمد مکرّم احمد، دہلی

۹____ مولانا یاسین اختر مصباحی، مدیر "حجازِ جدید" دہلی

۱۰____ محمد مسلم احمد نظامی، دہلی

۱۱____ پروفیسر ڈاکٹر سیّد اسلم جمال، جامعہ ملّیہ، دہلی

۱۲____ مولانا عبد المبین نعمانی، مبارکپور

۱۳____ مولانا محمد احمد مصباحی بھیروی، مبارکپور

۱۴____ مولانا عبد النعیم عزیزی، سابق مدیر "سُنّی دنیا" بریلی شریف

۱۵____ سرتاج احمد ایڈووکیٹ، بریلی شریف

۱۶____ مولانا محمود احمد قادری، بریلی شریف

۱۷____ پروفیسر وسیم بریلوی، بریلی شریف

۱۸____ مولانا منّان رضا خاں، بریلی شریف

۱۹____ مولانا محمد حنیف، بریلی شریف

۲۰____ پروفیسر ڈاکٹر نجیب اشرف، بمبئی

۲۱____ سیّد صغیر اشرف، بمبئی

۲۲____ مولانا عبد السمیع صدّیقی، اعظم گڑھ

۲۳____ مولانا افتخار احمد قادری، الٰہ آباد

۲۴____ مولانا شریف احمد قادری، الٰہ آباد

۲۵____ مولانا شفیق احمد نوری، الٰہ آباد

Marfat.com

۲۶____ علامہ ارشد القادری، جمشید نگر

۲۷____ علامہ مفتی محمد بُرہان الحق جبل پوری

۲۸____ پروفیسر ڈاکٹر اختر البستوی، گورکھپور یونیورسٹی، گورکھپور

۲۹____ علامہ جابر مصباحی، بہار

۳۰____ ڈاکٹر حسن رضا خاں، پٹنہ

پاکستانی علماء، اسکالرس ودیگر:

- ____ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی ...... کراچی
- ____ سیّد وجاہت رسول قادری ...... کراچی
- ____ سیّد ریاست علی قادری ...... کراچی
- ____ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری ...... کراچی
- ____ حکیم مشتاق احمد حیدری ...... کراچی
- ____ مفتی شجاعت علی قادری ...... کراچی
- ____ مفتی وقار الدین ...... کراچی
- ____ علامہ عبد المصطفیٰ ازہری ...... کراچی
- ____ پروفیسر اشتیاق حسین قریشی ...... کراچی
- ____ الحاج محمد حنیف طیب ...... کراچی
- ____ مولانا محمد منشا تابش قصوری ...... مریدکے
- ____ مولانا محمد مسلم نظامی ...... پاک پتن شریف
- ____ جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری ...... بھیرہ شریف
- ____ حکیم اہلِ سنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسری ...... لاہور
- ____ علامہ عبد الحکیم شرف قادری ...... لاہوز

Marfat.com

- مولانا محمد صدّیق ہزاروی......لاہور
- قاضی عبدالنبی کوکب......لاہور
- مقبول جہانگیر......لاہور
- میاں غلام سرور......لاہور
- ڈاکٹر سیّد عبداللہ......لاہور (دانش گاہ پنجاب)
- جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال......لاہور
- پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی......لاہور
- رانا محمد ارشد قادری رضوی......لاہور
- ملک محمد سعید......لاہور
- محمد عبدالستّار طاہر......لاہور
- سیّد سبط الحسن ضیغم......لاہور
- شاہ محمد عارف اللہ......راولپنڈی
- مولانا ابوالخیر حبیب احمد......فیصل آباد
- پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی......فیصل آباد
- مولانا عبدالرسول قادری مگسی بلوچ......
- پروفیسر فیاض احمد کاوش......میرپور خاص
- پروفیسر سرور مقبول خاں......کھوئی رٹہ (آزاد کشمیر)
- پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد عادل
- حکیم محمد حسین بدر......ڈیرہ نواب صاحب
- پروفیسر ابرار حسین......اسلا آباد
- علامہ نور احمد قادری......اسلام آباد
- مولانا کوثر نیازی......اسلام آباد

Marfat.com

O____ ڈاکٹر علی محمد قریشی ... سدوال (چکوال)

O____ مفتی تقدس علی خاں ...... پیر جوگوٹھ

O____ مولانا عبدالستار خاں نیازی

O____ مولانا مرید احمد چشتی ...... پنڈ دادن خان

O____ اعجاز اشرف انجم نظامی ...... پنڈ دادن خان

O____ پروفیسر عبدالباری صدیقی ...... کراچی

O____ منظور جیلانی ...... کراچی

O____ آر۔ بی۔ مظہری ...... کراچی

O____ مولانا شاہ تراب الحق ...... کراچی

O____ پروفیسر محمد عبدالقادر ...... کراچی

O____ محمد ظہور اللہ نوری ...... کراچی

O----ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

ہالینڈ میں اہلِ قلم:

☆____ مولانا بدر القادری

☆____ ڈاکٹر جے۔ ایم۔ ایس بلیان ...... لائڈن

برطانیہ میں اسکالرس:

☆____ مولانا قمر الزماں اعظمی ...... بریڈفورڈ

☆____ پروفیسر رفیع اللہ صدیقی ...... بریڈفورڈ

☆____ پروفیسر غیاث الدین قریشی ... نیوکاسل

امریکہ میں اسکالرس:

☆____ ڈاکٹر باربرا مٹکاف ... کیلی فورنیا یونیورسٹی

Marfat.com

☆ ____ ڈاکٹر اوشا سانیال......کولمبیا یونیورسٹی

☆ ____ چارلس جے۔ آدم......میک گل یونیورسٹی، نیویارک

جنوبی افریقہ میں اسکالرس:

☆ ____ محمد بناء

☆ ____ مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی

☆......☆......☆

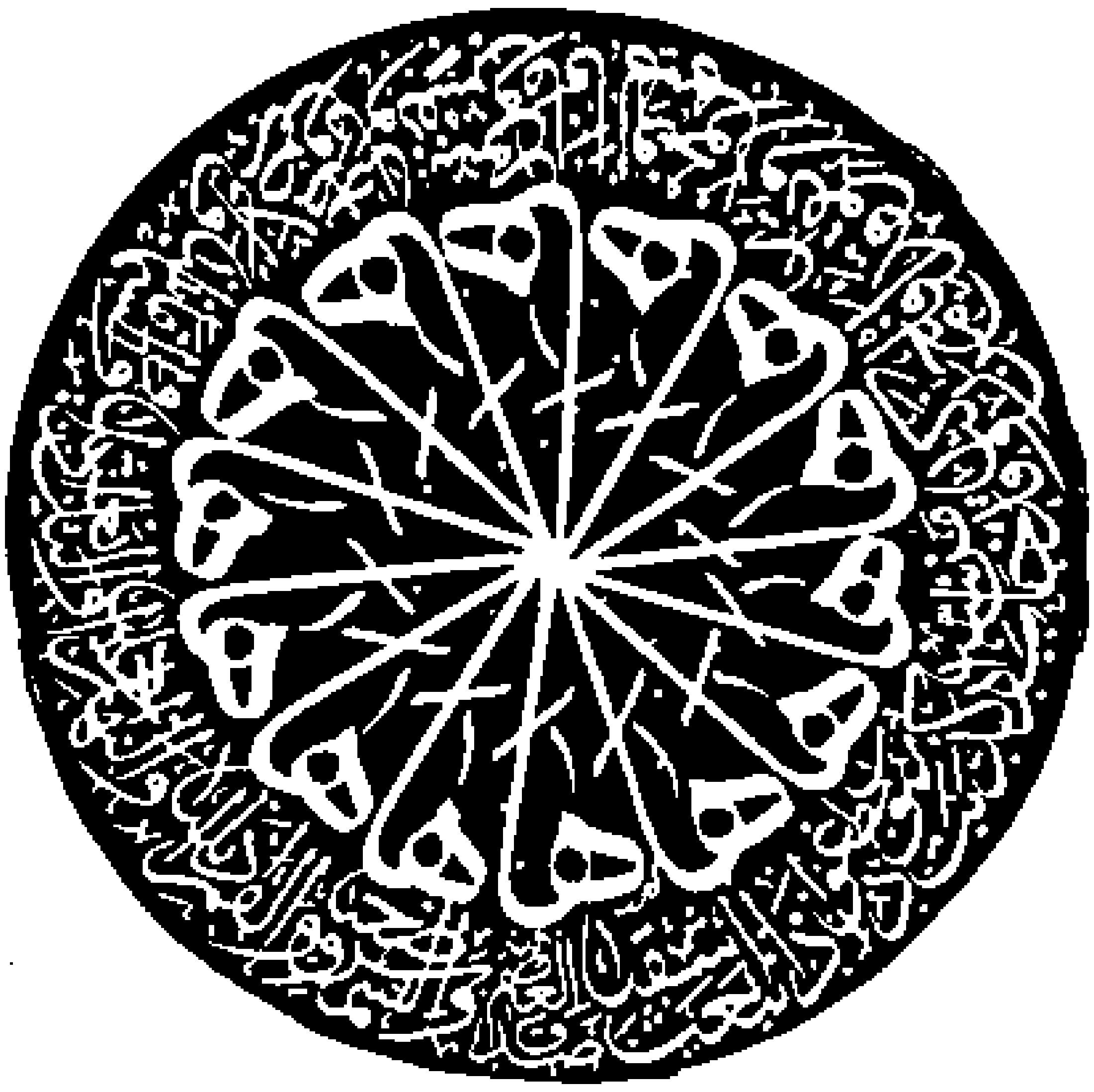

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکتوباتِ مسعودی میں امام احمد رضا بریلوی کے اذکار

علامہ ڈاکٹر مفتی غلام جابر مصباحی

(ممبئی، بھارت)

☆

''مکتوبات مسعودی'' پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے قلم سے نکلے ہوئے ان ہزاروں خطوط ورقعات کا حسن انتخاب ہے، جو محض فکر رضا کے ۱۹۷۰ء کے بعد ارتقائی اسفار سے متعلق ہے۔ اس میں معلومات و مطالعات، مشاہدات و تجربات، رجال وشخصیات، اماکن ومقامات، تحقیقی عناوین وموضوعات، عمرانیات واسانیات، خاکوں، فہرستوں، پتوں، مواد ومخطوطات کی تلاش ونشاندہی اور علمی وفکری اور تحقیقی رہنمائیوں کا حسین مرقع ہے۔ جس کو جناب عبدالستار طاہر نقشبندی مسعودی نے علمی رنگ، ڈھنگ اور جدید ڈھب سے مرتب کیا ہے۔ طاہر صاحب اچھی نثر لکھتے ہیں، جس پر پروفیسر مسعود احمد صاحب کی فکر وتحریر کی پرچھائی دکھائی دیتی ہے۔

حضرت علامہ ڈاکٹر شاہ محمد مسعود احمد دہلی میں پیدا ہوئے۔ کراچی میں مقیم ہیں۔ مفتی اعظم دہلی شاہ محمد مظہر اللہ مجددی علیہ الرحمۃ کے فرزند جلیل و جانشین ہیں۔ مدرسہ عالیہ دہلی سے اسلامی علوم کے فاضل ہیں۔ سندھ یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی ہیں۔ یوں ان کی شخصیت دینی بصیرت، عصری آگہی اور روحانی عرفان کے انوار وتجلیات سے روشن ومنور ہے۔ دنیوی مناصب واعزازات اس پر مستزاد۔ ہزاروں شاگردوں کے مشفق استاد ہیں۔ ہزاروں مریدین کے مقتدر مرشد ومربی ہیں، جو

Marfat.com

پاک و ہند کے علاوہ غیر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بزم صوفیہ میں وہ صوفی باصفا، انجمن علماء میں محتاط عالم وعلام، اربابِ تحقیق کے درمیان نمایاں امتیازات کے حامل، دانشوروں میں منفرد دانشور، اسکالروں میں ممتاز اسکالر ہیں۔ شاگردوں کے تحفے اور مریدین کے نذرانے ان کی جیب میں نہیں، بلکہ کتابوں کی طباعت اور ابلاغ وارسال پر خرچ کیے جاتے ہیں۔

بآں فضل وکمال خاکساری وفروتنی، دین سے والہانہ رغبت، دنیائے دوں سے کامل بے نیازی، طبیعت دولتِ توکل واستغناء سے مالا مال، قلب قالب سے اجلا، حال قال سے زیادہ طاقتور، قول وفعل میں فعل زیادہ تناور، غرض صورت وسیرت سنتِ رسول کی سچی تصویر، اسلامی زندگی کی کھلی کتاب، جس کا ہر ورق تابناک، سبق آموز، قابل عمل، لائق تقلید، کیا عوام، کیا خواص، ہر ایک کے لیے آئیڈیل اور آئینہ اسلاف۔ یہ سبق یاد رکھنا چاہیے ظاہر بیں تن سنوارتے ہیں، من کا خیال نہیں رکھتے۔ جب کہ من کی آرائش ہی خدا اور رسول کو مطلوب ومحمود ہے۔ خدا ہمیں روح وباطن کی تطہیر میں لگائے، اس راہ کے جو راہی ہیں، ان کی صفِ نعال میں بٹھائے، ان کے قدموں میں لٹائے، ان کے جوار میں سلائے، انہی کی معیت میں اٹھائے، انہی کی جمعیت میں سید الرسل سے ملائے۔ آمین

۱۹۶۹ء سے وہ امام احمد رضا پر تواتر سے لکھتے چلے آرہے ہیں اس باب میں ان کی کتب ومقالات کی تعداد سو سے متجاوز ہے۔ تب سے تا حال وہ اہل علم وقلم کے رابطہ میں ہیں اور نئے پرانے لکھنے والوں کی رہنمائی کرتے آرہے ہیں۔ فکر رضا پر ان کی گہری نظر ہے نت نئے زاویوں سے سوچتے ہیں نئی راہیں تلاش کرتے ہیں، نئی زمینیں ہموار کرتے ہیں، نئی جہتیں ابھارتے ہیں، نئے حقائق سامنے لاتے ہیں، نئے دریچے اور دروازے کھولتے ہیں، جو بات کہتے، لکھتے ہیں، اس میں وزن ہوتا ہے، فکر ہوتی ہے، اخلاص ودردمندی ہوتی ہے۔ قاری وسامع قائل ومتاثر ہوجاتا ہے۔ اپنی راہوار

Marfat.com

فکر ونظر اور اپنی رائے بدلنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔ طرز ادا میں جھرنوں کی ترنم ریزی اور اثر ونفوذ میں تریاق جیسی ہوتی ہے:

از دل خیزد بر دل ریزد

کا اعلیٰ نمونہ ہوتی ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا شاہ محمد مسعود احمد کو فکر رضا کے نئے گوشوں، چھپے پہلوؤں، پوشیدہ جہتوں، پنہاں سمتوں، مخفی نکتوں کی ٹوہ رہتی ہے اور قابل کار افراد کی تلاش بھی، جو امام احمد رضا کی ان دریافت کردہ علمی وادبی فکری اور نظریاتی جہات وحیثیات پر قلمی کام کرسکیں۔ چنانچہ امام احمد رضا کے خطوط ومراسلات بھی ان کی نگاہ میں علم وادب، فکر وفن اور تاریخ وسیاست کا چھپا خزانہ تھا اس رخ سے وہ ۱۹۶۶ء سے سوچتے تھے۔ جناب محمد احمد قریشی مظہری لاہور کو لکھتے ہیں:

''اعلیٰ حضرت کے مکاتیب کچھ زیادہ ہوں اور آپ نقل نہ کرسکیں، تو خاص مکاتیب کی نقل لے لیں اور باقی اجمالی حال مع سنہ وغیرہ اگر ممکن ہو تو ایک مکتوب کا عکس ضرور حاصل کرلیں بلاک بنوا کر شامل کردیا جائے گا''

(مکتوب محررہ: ۱۷ر فروری ۱۹۶۶ء مکتوبات مسعودی، ص ۲۸۲)

۲۰ر مئی ۱۹۸۱ء میں معروف قلم کار خلیل احمد رانا کو مکاتیب رضا کی طرف متوجہ کرتے ہوے لکھتے ہیں:

''اعلیٰ حضرت کے مکاتیب پر مستقل کام ہوسکتا ہے ایک ضخیم جلد تیار ہوسکتی ہے ملتان یونیورسٹی میں کسی فاضل کو تیار کریں، ان شاء اللہ احقر تعاون کے لیے حاضر ہے'' (نفس مصدر، ص ۱۰۸)

۲۲ر ستمبر ۱۹۸۱ء میں آں موصوف ہی کے نام ایک مکتوب میں درج ذیل جملے مسطور ہیں:

Marfat.com

''سندھ یونیورسٹی میں ایک فاضلہ اعلیٰ حضرت پر پی۔ایچ۔ڈی کر رہی ہیں آج کل وہ مکاتیب کا باب مرتب رک رہی ہیں اس لیے اگر اعلیٰ حضرت کے خطوط نظر سے گزریں تو بھیج دیں''

(نفس مصدر،ص ۱۱۱)

مکاتیب کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ۱۶/اپریل ۱۹۹۰ء کو ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم دہلی کے نام خط میں رقطراز ہیں:

''امام احمد رضا کے مکاتیب بھی ایک اہم ماخذ ہیں۔ان کو سامنے رکھیں، مکاتیب کا ایک مجموعہ لاہور سے شائع ہوا ہے وہ محترم ڈاکٹر (مختار الدین) آرزو کے پاس ہوگا ان کے پاس کافی ذخیرہ ہے ان سے ضرور رجوع کریں'' (نفس مصدر،ص ۲۴۰)

مشہور مصنف و محقق پیر طریقت شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم شرف قادری کے نام مکتوب محررہ ۲۱/جولائی ۱۹۹۳ء میں یہ الفاظ ملتے ہیں:

''یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ امام احمد رضا کے مکاتیب کی فوٹو کاپی ملی ہے ممکن ہو تو ایک عکس فقیر کو بھی ارسال فرمادیں''

(نفس مصدر ص ۳۷۵)

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے جناب عقیل احمد خان نے شاہ محمد مسعود احمد سے بسلسلہ موضوع تحقیق رابطہ کیا، تو انھوں نے عقیل صاحب کو مشورہ دیا کہ آپ امام احمد رضا کے مکاتیب کی ادبی و تاریخی اہمیت پر کام کریں۔جواباً ۱۱/جولائی ۹۴ء کو ارقام فرماتے ہیں:

''آپ مسلم یونیورسٹی سے ضرور ڈاکٹریٹ کریں۔دنیا کی مختلف یونیوسٹیوں میں فضلاء ریسرچ کر رہے ہیں تو مسلم یونیورسٹی میں امام احمد رضا خان پر ریسرچ کیوں نہیں ہو سکتی؟ اس لیے

Marfat.com

مندرجہ ذیل موضوعات میں سے کوئی ایک انتخاب فرمالیں

(۱) احمد رضا خان بریلوی کے اردو خطوط کی علمی، ادبی اور سیاسی اہمیت

(۲) احمد رضا خان بریلوی کی اردو شاعری میں محاورات کا استعمال

پہلا عنوان زیادہ مناسب ہے اس عنوان سے متعلق برادرم ڈاکٹر محمد امین صاحب زید عنایتہ کے ذاتی کتب خانہ میں کافی مواد ہوگا، اس کے علاوہ بھی بہت کچھ مل جائے گا'' (نفس مصدر، ص ۲۱۱)

مکاتیب رضا کی کیا اہمیت وحیثیت اور قدر و قیمت ہے اس طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے شعبہ اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پروفیسر حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں مارہروی یوں رقم فرماتے ہیں:

''عزیزم عقیل احمد خان صاحب کا محبت نامہ ملا خوشی ہوئی ان کو ضرور ڈاکٹریٹ کرائیں، مکاتیب کا عظیم ذخیرہ منتشر ہے اس طرح یک جا ہو جائے گا جو ایک علمی اور تاریخی اثاثہ ثابت ہوگا''

(نفس مصدر، ص ۳۰۵ محررہ ۱۱؍ جولائی ۱۹۹۴ء)

ماہنامہ ''جہان رضا'' لاہور کے دیدہ ور مدیر اعلیٰ پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی کے نام ایک مکتوب جو ۲۶؍ جولائی ۱۹۹۴ء کو تحریر کیا گیا ہے، میں لکھتے ہیں:

''مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایک فاضل عقیل احمد خان کا خط آیا تھا وہ امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کرنا چاہتے ہیں ان کو مکاتیب کی ادبی اور تاریخی اہمیت پر کام کرنے کے لیے کہا ہے مکاتیب کا ایک عظیم ذخیرہ محققین کی توجہ کا منتظر ہے'' (نفس مصدر، ص ۵۹)

اب میری کہانی اپنی زبانی:

اپریل ۱۹۹۳ء کو میں نے ایم اے کورس مکمل کیا بحمدہ تعالیٰ امتیازی نمبرات سے اول پوزیشن حاصل ہوئی بعدہ پی۔ ایچ۔ ڈی کے لیے ذہن بنالیا تو ڈاکٹر شاہ محمد مسعود احمد

Marfat.com

سے رابطہ قایم کیا انھوں نے ۱۸؍جون ۱۹۹۳ء کو جواب عنایت فرمایا، لکھتے ہیں:

''یہ پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی کہ آپ نے اور مولانا محمد آفتاب عالم مصباحی نے ایم۔ اے کرلیا ہے اور اب ڈاکٹریٹ کا ارادہ ہے۔ آپ دونوں حضرات پی۔ ایچ۔ ڈی کریں فقیر چند عنوانات تجویز کر کے منسلک کر رہا ہے مطالعہ فرمالیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ فقیر تعاون کرے گا۔ مارہرہ شریف میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے ڈیڑھ سو مکاتیب کا عظیم ذخیرہ ہے اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے آپ ڈاکٹر محمد امین مارہروی سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کریں، بلکہ مارہرہ شریف حاضر ہو کر حضرت میاں حسن میاں مدظلہ العالی سے ملاقات کرلیں اور فقیر کا حوالہ دیں، ان شاء اللہ وہ تعاون فرمائیں گے۔

عنوانات:

۱......مشائخ مارہرہ کے نام مولانا احمد رضا خان بریلوی کے غیر مطبوعہ اردو خطوط اور ان کا علمی وادبی جائزہ

۲......اردو کے عناصر اربعہ اور مولانا احمد رضا خان بریلوی کے نثری ادب کا تقابلی جائزہ

۳......مولانا احمد رضا خان بریلوی کے نثری اور شعری سرمایہ میں اردو محاورات اور ان کی ادبی حیثیت

۴......خاندان رضویہ اور اس کی ادبی خدمات

۵......علماء بدایوں کی علمی وادبی خدمات

۶......علماء و مشائخ کچھوچھہ کی علمی وادبی خدمات

۷......مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی اور ان کی علمی وادبی خدمات

(نفس مصدر، ص ۲۱۳ تا ۲۱۵)

Marfat.com

۴ر مئی ۱۹۹۴ء کے خط میں لکھتے ہیں:

''مولانا آفتاب عالم صاحب اور آپ کے لیے عنوانات تجویز کیے تھے اب یاد نہیں رہے۔ پہلے عنوان کا تعین کر لیا جائے اس کے بعد خاکہ بھی بنا دیا جائے گا فقیر بہت ہی مصروف رہتا ہے فقیر کے خیال میں آپ مکتوبات شریف پر کام کریں اور مولانا آفتاب عالم ''امام احمد رضا کی تصانیف کی روشنی میں اردو محاورات'' پر کام کریں۔ امام احمد رضا کی تصانیف میں محاورات کا ایک خزانہ چھپا ہے'' (نفس مصدر، ص ۲۱۶)

۲ر مارچ ۱۹۹۷ء کے مکتوب میں خاکسار کو نوازتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ امام احمد رضا خان بریلوی کے مکتوبات شریف پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ایک خاکہ ذہن میں آیا جو عجلت میں قلم بند کر دیا گیا۔ مواد کے مطالعہ کے بعد جو امور ذہن میں آئیں، اضافہ کر لیں۔ مواد کی تلاش اور رابطہ مہم شروع کر دیں۔ مارہرہ شریف اور بریلی شریف میں بہت سے خطوط ہوں گے، وہ جمع کریں۔ فقیر کے پاس بعض قلمی خطوط ہیں، ان کے عکس پیش کر دیے جائیں گے۔ ڈاکٹر مختار الدین آرزو کے پاس بھی خطوط ہیں ان سے مل کر حاصل کر لیں اور رہنمائی بھی حاصل کریں، وہ بہترین رہنمائی فرمائیں گے۔ لاہور میں مولانا عبدالحکیم شرف قادری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لاہوری گیٹ، لاہور) کے پاس مولانا احمد بخش کے نام امام احمد رضا کے خطوط اور بہت سارا مواد ہے ان کو خط لکھ کر معلوم کریں۔ الطاری الداری لهفوات عبد الباری،

Marfat.com

حیات اعلیٰ حضرت، مکتوبات امام احمد رضا، لاہور، اکرام امام احمد رضا، حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی، تنقیدات و تعاقبات امام احمد رضا وغیرہ میں بہت سے خطوط اور حوالے مل جائیں گے۔ ان شاء اللہ ایک عظیم ذخیرہ ملے گا، جس کا سنبھالنا اور سمیٹنا بھی مشکل ہو جائے گا'' (نفس مصدر، ۱۹، ۲۱۸)

ڈاکٹر شاہ محمد مسعود احمد ۱۹۹۶ء میں عرس رضوی کے موقع پر بریلی شریف تشریف لائے۔ بانس منڈی، بریلی میں ایڈووکیٹ محمد سرتاج حسین صاحب کے گھر قیام فرمایا۔ عرس کی ہمہ ہمی تھی باوجود اس کے ملنے والوں کا ہجوم تھا ملنے والوں میں چوٹی کے علماء، محققین، اہل قلم اور دانشور حضرات تھے۔ راقم خاکسار بھی کالیکٹ کیرالا سے ان کے ایماء پر حاضر آستاں ہوا تھا۔ ملاقات کے لیے حاضر خدمت ہوا۔ رسمی گفتگو کے بعد موضوع کے انتخاب پر تبادلہ خیال ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا:

''آپ امام احمد رضا کے مکتوبات پر ہی کام کریں، اللہ حامی و ناصر ہے''

شاہی مسجد فتح پوری میں بھی ملاقات رہی، واپس کراچی پہنچے تو عالمی شہرت یافتہ محقق و اسلامی اسکالر ڈاکٹر مختار الدین احمد، علی گڑھ کو خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''بریلی شریف حاضر ہوا تھا وہاں بہار کے غلام جابر مصباحی سے ملاقات ہوئی وہ اردو میں ڈاکٹریٹ کرنا چاہتے ہیں ان سے اعلیٰ حضرت کے مکاتیب پر کام کرنے کے لیے کہا ہے وہ تیار ہو گئے ہیں۔ لائق جوان ہیں، درس نظامیہ سے فارغ ہیں۔ اچھے قلم کار ہیں۔ اس لیے اس موضوع پر کام کرلیں گے''

(نفس مصدر، ص ۵۱۱، محررہ: ۲۰ر ستمبر ۱۹۹۶ء)

گورنمنٹ ڈگری کالج، میر پور خاص کے پروفیسر جناب فیاض احمد خان کے نام

Marfat.com

محررہ مکتوب ۱۷؍جون ۱۹۹۳ء میں تحریر فرماتے ہیں:

''ہندوستان کے ایک عزیز مولانا غلام جابر مصباحی کا خط آیا ہے
کہ انھوں نے اور ان کے رفیق مولانا آفتاب عالم مصباحی نے
ایم۔اے اردو کرلیا ہے اب وہ مگدھ یونیورسٹی بودھ گیا، بہار سے
امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کرنا چاہتے ہیں۔
(۱) مشائخ مارہرہ کے نام مولانا احمد رضا خان کے غیر مطبوعہ خطوط
اور ان کو علمی اور ادبی جائزہ
(۲) مولانا احمد رضا خان کے اردو قصائد کا تحقیقی اور ادبی جائزہ
دونوں اسکالروں کے نام مقالہ میں شامل کر سکتے ہیں''

(نفس مصدر ص ۱۶۱۔۱۶۰)

پروفیسر حضرت سید محمد امین میاں علی گڑھ کو خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''مگدھ یونیورسٹی (گیا، بہار) سے دو حضرات اردو میں
ڈاکٹریٹ کرنا چاہتے ہیں، یعنی مولانا غلام جابر مصباحی اور مولانا
آفتاب عالم مصباحی۔ فقیر نے ایک عنوان تجویز کیا ہے:
''مشائخ مارہرہ شریف کے نام مولانا احمد رضا بریلوی کے
غیر مطبوعہ خطوط اور ان کی علمی و ادبی حیثیت''
اگر ان حضرات میں کوئی رابطہ کرے تو تعاون فرمائیں۔ اس طرح
یہ چھپا خزانہ سامنے آجائے گا اور ایک عالم مستفیض ہوگا''

(نفس مصدر ص ۳۰۵ محررہ ۱۸؍جون ۱۹۹۳ء)

دارالقلم دہلی کے بانی و مہتمم مولانا یٰسین اختر مصباحی کے نام مکتوب میں یہ سطریں ملتی ہیں:

''مولانا غلام جابر مصباحی اور مولانا غلام غوث رضوی بالترتیب

Marfat.com

بہار یونیورسٹی اور رانچی یونیورسٹی سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر
ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔ ان سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں''
(نفس مصدر، ص ۵۰۰، محررہ: اپریل ۲۰۰۰ء)

جب میری تھیسس کا کام پورا ہوا اور مقالہ بہار یونیورسٹی مظفر پور میں داخل کر دیا گیا تو علامہ بدر القادری مصباحی مقیم ہالینڈ کو یہ مژدہ سنا رہے ہیں لکھتے ہیں:

''مولانا غلام جابر مصباحی (بمبئی) نے امام احمد رضا محدث بریلوی کے مکتوبات شریفہ پر بہار یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کے لیے مقالہ داخل کر دیا ہے اس کے علاوہ اور بہت سی اہم کتابیں تصنیف کی ہیں'' (نفس مصدر، ص ۴۳، محررہ: ۳ر شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ)

سید عابد حسین شاہ، بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال کو مخاطب کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''انڈیا میں مولانا غلام جابر مصباحی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مکتوبات پر اہم کام کیا ہے مقالہ ڈاکٹریٹ کے علاوہ ضمناً تقریباً اٹھارہ کتابیں تیار کر لی ہیں جو مواد کے لحاظ سے سب کی سب نئی ہوں گی۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کا کام پاکستان میں چھپ جائے۔ وہ بہار یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔ مقالہ داخل کر دیا ہے''

(نفس مصدر، ص ۱۸۷، محررہ: ۲۰ر ستمبر ۲۰۰۳ء)

میرے مناقشہ (VIVA) اور ڈگری ایوارڈ ہونے کی ان کو خبر ملی تو انھوں نے ہمیں مبارکبادی کا خط لکھا:

''فقیر کی طرف سے دلی مبارکبادی قبول فرمائیں، آپ نے مختصر وقت میں عظیم کارنامے انجام دے ڈالے۔

Marfat.com

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

اللہ تعالیٰ آپ کو اس مخلصانہ محبت کا پورا پورا صلہ عطا فرمائے، آمین'' (نفس مصدر، ص۲۲۰، محررہ ۲۰ رستمبر ۲۰۰۳ء)

شاہی مسجد فتح پوری کے امام وخطیب ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد مظہری کو ۲۰ رستمبر ۲۰۰۳ء میں لکھتے ہیں:

''مولانا غلام جابر مصباحی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مکتوبات شریف پر اہم کام کیا ہے ڈاکٹریٹ کے لیے مقالہ تو لکھا ہی ہے مگر ضمناً تقریباً اٹھارہ کتابیں تیار کرلیں۔ کئی سال قبل بریلی شریف کے دورے پر ان کو یہ عنوان دیا تھا اور وہ حیران تھے کہ مکتوبات پر تحقیقی مقالہ کس طرح لکھا جائے گا۔ اب کام کر کے حیران ہیں مولانا غلام جابر مصباحی آج کل بمبئی میں ہیں وہ بہار یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کررہے ہیں''

(نفس مصدر، ص۴۷۴)

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر نشین نے جب میری تحقیقات کی روداد دیکھی اور سرگزشت سنی، تو درج ذیل کلمات خاکسار کے لیے ارقام فرمائے:

''سب سے پہلے تو آپ اپنے اس عظیم تصنیفی کام کی تکمیل پر ہم سب کی دلی مبارکباد قبول فرمائیے، الحمد للہ علیٰ احسانہ گزشتہ پچیس برسوں میں جو پیش رفت ہوئی ہے وہ آپ نے پانچ سالوں کے قلیل عرصے میں انجام دے دی، جو یقیناً ایک عظیم کارنامہ ہے''

(مکتوب بنام راقم الحروف محررہ ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۳ء)

یہی نہیں بلکہ اپنے ''معارف رضا'' کے اداریہ میں یوں پذیرائی فرمائی، تحریر

Marfat.com

فرماتے ہیں:

''بنیادی ماخذ کی فراہمی کا ایک اور عظیم علمی اور تحقیقی کام ہندوستان کے ایک فاضل نوجوان محقق علامہ مولانا غلام جابر مصباحی زید مجدہٗ نے گزشتہ ۶/۵ برسوں میں انجام دیا ہے۔ مختصراً یہ کہ علامہ مصباحی نے ۱۹۹۷ء میں بہار یونیورسٹی مظفر پور انڈیا میں ''امام احمد رضا کی مکتوب نگاری'' کا موضوع پی۔ ایچ۔ ڈی کے لیے رجسٹرڈ کرایا۔ چھ سال کی محنت شاقہ کے بعد انھوں نے چار سو صفحات سے زیادہ پر مشتمل پی ایچ ڈی کا مقالہ دسمبر ۲۰۰۰ء کے وسط میں متعلقہ یونیورسٹی میں داخل کرادیا۔ لیکن علامہ مصباحی صاحب نے بفیض رضا جو عظیم بنیادی کام سرانجام دیا ہے وہ اس پی ایچ ڈی کے کام سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ اور وہ یہ کہ انھوں نے ''کلیات مکاتیب رضا'' کے نام سے امام احمد رضا کی جانب سے مشاہیر علماء وفضلاء کو لکھے گئے خطوط کو تین جلدوں میں مرتب کر کے جمع کیا ہے اور پھر مزید دو جلدوں میں ''خطوط مشاہیر بنام امام احمد رضا'' جمع کیا۔ یہی نہیں حیرت انگیز بات یہ ہے کہ موصوف نے ان کے علاوہ مزید ۱۶ رکتب مرتب وتصنیف کی ہیں۔ جن میں سے اکثر کی ضخامت تین سو (۳۰۰) صفحات سے زیادہ اور بعض کی پانچ سو (۵۰۰) صفحات سے بھی زیادہ ہے بلاشبہ علامہ غلام جابر مصباحی نے بڑی محنت وجستجو کے بعد رضویات پر بڑے مآخذ مستقبل کے محققین کے لیے مہیا کردیے ہیں ہم خواجہ تاشان رضویت ان کی اس عظیم علمی کاوش کے لیے ان کے ممنون ہیں'' (معارف رضا، کراچی، دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۵۔ ۶)

Marfat.com

اس مضمون کا وہ حصہ جو خاکسار سے متعلق ہے اس کی مہم جون ۱۹۹۳ء میں شروع ہوئی جو ۲۰۰۴ء میں اختتام کو پہنچی ہوا یہ کہ رجسٹریشن کی تیاری چل رہی تھی کہ ۱۹۹۵ء میں اچانک میرا تبادلہ بمبئی سے کالکیٹ، کیرالا ہو گیا۔ جہاں زبان وادب تو کیا، بول چال کی حد تک اردو ناپید ہے۔ نیا ماحول، نئی ثقافت اور میری گوناگوں تدریسی وتنظیمی ذمہ داریاں، چنانچہ واجبات وحالات پر قابو پانے میں مصروف رہا اور رجسٹریشن کا معاملہ التوا در التوا کا شکار ہوتا چلا گیا۔ تا آں کہ میری خواہش وکوشش اور مرکز الثقافۃ السنیہ کی دعوت واصرار پر علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ، علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، امین ملت حضرت ڈاکٹر سید شاہ محمد امین میاں مارہروی، مناظر اسلام مفتی مطیع الرحمٰن رضوی پورنوی اور پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی وقفہ وقفہ سے تشریف لاتے رہے۔ ان حضرات سے اپنی اس تحقیقی مہم کا ذکر کرتا اور مشورے طلب کرتا۔ بالآخر مفتی مطیع الرحمٰن رضوی کے اصرار پر بہار یونیورسٹی مظفر پور میں رجسٹریشن کی کوشش کی گئی۔ ۲؍مئی ۲۰۰۰ء کو موضوع ''امام احمد رضا کی مکتوب نگاری'' رجسٹرڈ ہو گیا۔ پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد صاحب صدر شعبہ اردو، نگراں مقرر ہوئے۔ ۳۰؍دسمبر ۲۰۰۲ء کو تھیسس جمع کر دی گئی۔ ۲۴؍نومبر ۲۰۰۴ء کو مناقشہ (VIVA) ہوا۔ ۲۰؍دسمبر ۲۰۰۴ء کو نوٹی فکیشن جاری ہوا اور پھر ڈگری ایوارڈ کی گئی۔

لیکن اس ریسرچ پروجیکٹ میں جو خاص بات ہے وہ یہ کہ اول تا آخر اس گیارہ سالہ عرصہ میں مخطوطات اور نادر مواد کی تلاش وجستجو اور پھر موضوع کے تحت ترتیب وتہذیب کو مرکزی حیثیت حاصل رہی، یہاں تک کہ اصل موضوع جس توجہ کا مستحق تھا نہ دے سکا۔ چونکہ جوئی دریافت اور نیا انکشاف میری تلاش وسفر کا نتیجہ تھا اس میں زیادہ غرق رہا۔ یوں مقالہ تحقیق کے علاوہ کئی مقالات مرتب ہو گئے۔ خدا نے چاہا تو یہ تمام حلقہ علم وادب میں نہ صرف بنظر استحسان دیکھے جائیں گے بلکہ شاہ کلید ثابت ہوں گے ان شاء اللہ المولیٰ تعالیٰ۔

Marfat.com

واضح رہے کہ اس پورے سفر میں جس نے خضر راہ کا کام کیا ہے وہ حضرت علامہ ڈاکٹر شاہ محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی بے لوث محبت اور رہنمائی ہے۔ ڈالیوں پر جب تک کلیاں مسکراتی رہیں گی گل ولالہ ہنستے رہیں گے، بلبل چہکتے رہیں گے، شاہ محمد مسعود احمد کی راہنمائی فکر رضا پر کام کرنے والوں کو نئی جہتیں دکھاتی رہیں گی۔

وماتوفیقی الا باللہ

☆......☆......☆

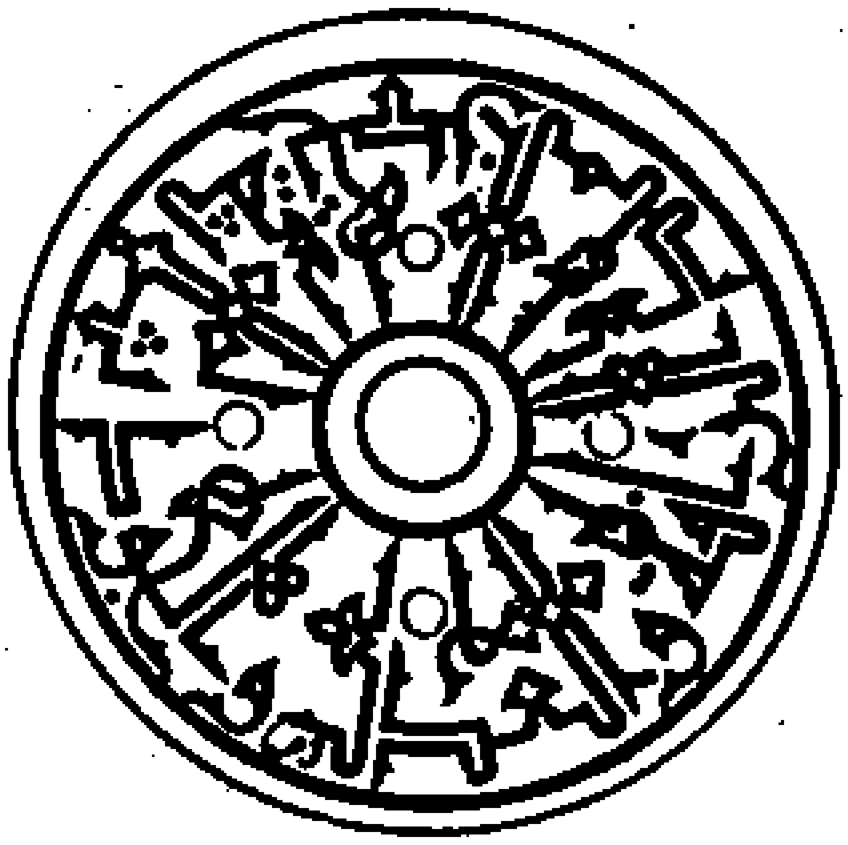

عحص اللہ الرافۃ والعدل والجود

Marfat.com

امام احمد رضا خان بریلوی کی

عالمی اہمیّت

پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون

آکسفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ

ادارہ مسعودیہ

۲/۶۔۵۔ای۔ ناظم آباد۔ کراچی۔ (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان۔ ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

ہم ان میں ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا (زخرف: ۳۲)

تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

۱۳۳۱ھ

اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ادارہ مسعودیہ

۶/۲ ، ۵ - ای ، ناظم آباد، کراچی سندھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

Marfat.com

امام احمد رضا

اور

علومِ جدیدہ وقدیمہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری مجددی

ایم اے گولڈ میڈلسٹ۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ

ناشر

ادارۂ مسعودیہ ۴/۶۰۵۔ ای۔ ۲ ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

Marfat.com

شانِ امامِ اعظم، محدّثِ برحق، مجدّدِ دین و ملّت، امامِ اہلسنّت

تاج الفقہا

(امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

تحقیق

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجدّدی مظہری

پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ (سندھ)

ناشر

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶۔ ۵۔ ای۔ ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریۂ پاکستان: ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

Marfat.com

امام احمد رضا محدث بریلوی کا

عظیم اصلاحی منصوبہ

ڈاکٹر محمد ہارون
چیئرمین رضا اکیڈمی، انگلستان

ترجمہ

ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی
ڈائریکٹر الرضا اسلامک سینٹر — بریلی

ادارہ مسعودیہ
۴/۵۔ای، ناظم آباد، کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء

Marfat.com

امام احمد رضا اور

عالمی جامعات

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مع اضافاتِ جدیدہ

ڈاکٹر اقبال احمد قادری

اِدارۂ مسعودیہ

۶/۲، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی۔ اِسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۵-ای، ناظم آباد، کراچی۔ فون [illegible]47

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ [illegible] روڈ، کراچی۔ فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ محمد عارف و عبد الراشد مسعودی۔ اسسٹنٹ ادارۂ مسعودیہ، پتہ شاپ نمبر 2-B، [illegible] ہوٹل صدر، کراچی، پاکستان۔ فون نمبر 021-5217281 موبائل 0320-5032405

۴۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، [illegible] کراچی نمبر ۵۔ فون 4910584-4926110

۵۔ ضیاء القرآن۔ 14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی۔ فون 021-2630411-2210212

۶۔ فرید بک اسٹال ۳۸۔ اردو بازار، لاہور۔ فون نمبر 042-7224899۔

۷۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم۔ منڈیالہ (مجید آباد) [illegible] ضلع گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

۸۔ گلوبل اسلامک مشن، 355 [illegible] نیویارک [illegible]10701 P O Box 1515 ٹیلیفون (914)709-1705 فیکس (914)709-1593

۹۔ جناب منیر حسین مسعودی، 46 [illegible] B67 7JD انگلینڈ، U K۔

Marfat.com

IDARA-I-MAS'UDIA, KARACHI

SINCE 1992

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Islamic Republic of Pakistan

ادارۂ مسعودیہ ۔ کراچی
IDARA-I-MAS'UDIA, KARACHI

Designed & Processed by AL-HADI Graphics Cell: 0300-27